اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ

بے شک

اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

فضائل درود و سلام

بر ذاتِ مقدس

سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

مؤلف

مولانا سید محمد قاسم شاہ رضا صاحب بخاری

صدر انجمن تبلیغ الاسلام جموں و کشمیر و مہتمم حنفیہ عربی کالج نوزباغ سرینگر

پبلشر

گلشن پبلشرز مدینہ چوک (گاؤ کدل) سرینگر کشمیر

- نامِ کتاب .... فضائل درود و سلام
- مؤلفہ .... مولانا سید محمد قاسم شاہ صاحب بخاری
- سالِ اشاعت ۱۴۱۷ھ (۱۹۹۷ء)
- تعداد صفحات و سائز .... ۱۱۲ - $\frac{۲۰ \times ۳۰}{۸}$
- کاتب .... عبد الحمید جاوید عیدگاہ سرینگر
- زیرِ اہتمام .... شیخ معراج الدین
- ہدیہ ..... ۲۵ روپیہ

پبلشر

گلشن پبلشرز مدینہ چوک (گاؤکدل) سرینگر کشمیر

فون نمبر = 472081

تقسیم کار

شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب مدینہ چوک (گاؤکدل) سرینگر کشمیر

خطبۂ کتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّیُعۡلِیۡ کَلِمَتَہٗ بِالدَّلِیۡلِ وَالۡبُرۡھَانِ وَالۡمَلٰٓئِکَۃُ یُصَلُّوۡنَ عَلَیۡہِ، بِالدُّعَاءِ لَہٗ بِالۡبَرَکَۃِ وَالرِّضۡوَانِ وَبَقَاءِ دِیۡنِہٖ مَا دَامَ یَتَعَاقَبُ الۡمَلَوَانِ وَتَدُوۡرُ الشَّمۡسَانِ ۝ وَاَمَرَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَیۡہِ بِالۡاِخۡلَاصِ وَکَمَالِ الۡمَحَبَّۃِ اِلٰی اٰخِرِ الزَّمَانِ لِیَنَالُوۡا شَفَاعَتَہُ الۡکُبۡرٰی یَوۡمَ الۡحَسۡرَۃِ وَالۡاِحۡسَانِ ۝ وَنَشۡھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوۡلٰنَا مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ الَّذِیۡ تُبَلَّغُ اِلَیۡہِ صَلَوٰتُنَا وَسَلَامُنَا بِالسَّنَدِ وَالۡاِتۡقَانِ ۝ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ

وَاَتْبَاعِهٖ بِالْاِیْقَانِ وَالْاِیْمَان۔

اَمَّا بَعْدُ

برادرانِ اسلام !

یہ مُسلَّمہ حقیقت اور ہمارا اعتقاد ہے کہ ہم مسلمانوں پر خصوصیّت کے ساتھ اپنے آقا، رفیق و شفیق، شافعِ روزِ جزا، صاحبِ حوضِ کوثر محمّد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ وسلم کے اتنے بے شمار احسانات اور اَن گنت حقوق و عنایات ہیں کہ اگر ہمارے جسموں کے رونگٹوں کو زبان آجائے، اور پھر ہر رونگٹے کو ہزاروں زبانیں بن جائیں اور عمرِ جاودانی بھی نصیب ہو، اور اس ساری عمر میں اپنے مقدس و محترم پیغمبرِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم پر درود و سلام اور آپؐ کا شکر و ثناء ادا کرتے رہیں تو سچ پوچھئے کہ آپؐ کے حقوق و احسانات کا

ہزارواں حصہ بھی ادا نہ ہونے پائے گا۔ جیسا کہ ایک نعت خوان نے سوچ سمجھ کر بجا فرمایا ہے۔ ؎

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

بھلا کیا یہ حقیقت نہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت سے پہلے سارا عالم گمراہی، فسق وفجور میں مبتلا تھا۔۔۔ توحید سے دور، ربِّ کائنات سے ناآشنا اور ہر قسم کے گناہ اور بدترین عیب، بنی نوع انسان کے لئے باعث زینت بنا ہوا تھا۔ حتٰی کہ بدکاری، دختر کشی، بُت پرستی، باہمی ضد و عداوت اور نفرت و منافرت میں یہ جہاں گرفتارِ بَلا تھا۔۔۔ ٹھیک ایسے وقت میں ربّ العالمین کا دریائے رحمت جوش میں آیا کہ ایسا نبیِّ اُمّی روحی لہ الفداہ حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو مبعوث فرمایا جنہوں نے راہِ حق سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو خالقِ کائنات سے متعارف کیا، اور پھر وحی الٰہی کی متابعت میں ایسا درس دیا جس سے گمراہ لوگ ہدایت پر آگئے۔ مشرک پورے موحّد

بن گئے اور ربِّ کائنات جل شانہٗ کی نافرمانی چھوڑ کر اس کے سچّے اور پکّے فرمان دار ہوئے، گناہوں سے بیزار ہوکر نیکی کے طلب گار ہوئے، بُت پرستی چھوڑ کر ہر حکم میں تابعِ فرمانِ الٰہی ہوئے۔ دختر کشی سے بچ کر لڑکیوں کا احترام و عزّت کرنے لگے، ضد و عداوت سے باز آکر باہمی پریم و آشتی کو اپنا شیوہ و دستور بنایا اور نفرت و منافرت سے تائب ہوکر دُنیا کو امن و امان کی تعلیم دی، اور دُنیا میں رحم و کرم، عدل و انصاف مساوات و برابری برتنے کا وہ حق ادا فرمایا جو کسی سے نہ ہوسکا اور نہ ہوسکے گا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اسی نبیٔ برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے:

وَكُنتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنقَذَكُم مِّنْهَا ۔۔۔ أَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا

"کہ تم سب جہنّم کے گڑھے کے کنارے پر پہنچ چکے تھے، تو اس پیغمبرِ کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) نے تم کو اس سے چھڑایا اور نجات دی"۔۔۔۔ اور تمہارے دلوں کو ملایا، اور اُن کو

محبّت سے بھر دیا۔ اب تم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے باہم بھائی بھائی ہونگے۔"

مطلب یہ ہے کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہم پر بہت سے احسانات و عنایات ہیں، اور ہمارے اُوپر فرض ہے کہ ہم ان احسانات و عنایات کی قدر کریں۔ جس کی دو صورتیں ہیں: کہ جان و دل سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات پر عمل پیرا ہوں، اور کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھیں جو آپؐ کی ہدایت کی اور آپؐ کی تعلیم کے برخلاف ہو، بلکہ زندگی کے ہر گوشہ میں، ہر آن و ہر زمان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یاد رکھیں۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ہم اپنے پیغمبر رحمت حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا احسان مان کر آپؐ کے شکر گذار رہیں۔ شکر گذاری کا وہ طریقہ ہے جس کی تعلیم خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمائی: کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ تو اے ایمان والو! تم بھی آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ

وسلم) پر درود و سلام بھیجا کرو۔"

غرض جو مسلمان قربِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ ؐ کی شفاعت چاہتے ہیں وہ آپ ؐ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کریں۔ اور جو شفاعت عذابِ قبر اور قیامت کے دن کی گھبراہٹ اور پریشانی سے نجات چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر بہت زیادہ درود شریف کا وِرد رکھیں۔ اسی پر جملہ علماءِ اُمّت کا اتفاق ہے۔

اسی مقصد کے لئے خاکسار نے یہ مختصر کتاب خاص خاص درودوں میں لکھی ہے۔ اور مزید برآں درود شریف کے متعلق اہم مسائل و مباحث بھی اس کتاب میں قلمبند کئے اور بالخصوص "درودِ حضور" کے متعلق جو اعتراضات تھے اُن کا بھی مکمل جواب دیا۔

اب ہم اصلی مقصود کتاب فضائلِ درود و اہم مباحث و سوالات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

مگر پہلے مندرجہ ذیل "دو نعتیہ رباعی" سے حضرت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مرتبۂ عالیہ کی طرف قارئین کرام کو متوجہ کریں گے۔ ملاحظہ ہو

۱- طَلَعَ النَّبِیُّ الْمُصْطَفٰی ⁂ کَالْبَدْرِ یَطْلَعُ فِی الدُّجٰی
بِطُلُوْعِہٖ جَاءَ الْھُدٰی ⁂ صَلُّوْا عَلَیْہِ دَائِمًا

۲- بَلَغَ الْعُلٰی بِکَمَالِہٖ ⁂ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِہٖ
بِقُدُوْمِہٖ جَاءَ الْھُدٰی ⁂ صَلُّوْا عَلَیْہِ دَائِمًا

⁂ ● ⁂

ترجمہ: "(۱) حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اس طرح دُنیا میں نمودار ہوئے جس طرح چودھویں رات کا چاند رات کی تاریکیوں میں نمودار ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تشریف آوری سے عالمِ انسانیت ہدایت سے بہرہ ور ہوا۔ مسلمانو! آپ اُن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجا کرو ـــ (۲) آپؐ اپنے کمال سے بلندیوں تک پہنچے، آپؐ نے اپنے جمال جہاں آرا سے دُنیا سے ہر قسم کی تاریکی و کور باطنی دُور فرمائی آپکی تشریف آوری سے ہدایت کے دروازے کھل گئے۔ مسلمانو! آپ اُن پر ہمیشہ درود شریف پڑھا کرو۔" صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

رمضان المبارک ۱۴۱۳ھ ⁂ طالبِ شفاعت (مولانا) سید محمد قاسم شاہ بخاری

فضائل درود شریف

اب آپ درود شریف کے مختصر فضائل اور اس کی قسمیں قرآن و حدیث اور سلف صالحین کے فرمودات کے مطابق ملاحظہ فرمائیں :

قَالَ اللّٰہُ تعالٰی :

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ○ (سورہ احزاب)

ترجمہ : "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضرت نبی کریم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں اے لوگو! جو ایمان لائے، تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو۔"

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

☆

تشریح :- چونکہ رسولِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُمتِ مرحومہ پر بے شمار اور اَن گنت احسانات ہیں۔ اس لئے ارشادِ الٰہی ہے : کہ

"مسلمانو! تم بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اُن احسانات و عنایات کی قدر کرو۔ جس کی دو صورتیں ہیں : ۱ - آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجا کرو۔ ۲ - اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب و احترام قائم رکھ کر آپ کے احکام و تعلیمات شریفہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرو۔"

اسی آیت شریفہ کے تحت علمائے اسلام نے فرمایا ہے کہ سیّد عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام بھیجنا ہر ایک مجلس میں ذکر کرنے والے مسلمان پر بھی اور سُننے والے پر بھی ایک مرتبہ واجب اور اس سے زیادہ مستحب ہے یہی قول معتمد ہے، اور نماز کے قعدہ اخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا احناف کے ہاں سُنّت اور شوافع کے نزدیک فرض ہے کہ اُن کے نزدیک اگر کوئی شخص قعدۂ اخیرہ کے آخر میں

درود نہ پڑھے گا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

درود شریف کی اہمیّت اور فضیلت میں

حدیث نمبر ۱ "عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً۔" (رواہ الترمذی)

ترجمہ:۔ "حضرت ابن مسعود رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ قیامت کے دن میرے ساتھ سب سے زیادہ نزدیک وہ مسلمان ہو گا جو دُنیا میں مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھتا ہو۔" یعنی کثرت سے جناب محمد رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنے والا آخرت میں آپ کے نزدیک اور آپکی شفاعت کا حقدار ہو گا۔

مولای صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمْ

حدیث نمبر ۲

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ،
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا
مِنْ اَحَدٍ یُسَلِّمُ عَلَیَّ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَیَّ رُوْحِیْ
حَتّٰی اَرُدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔" (رواہ نسائی و دارمی)

ترجمہ:۔ "حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں جو مجھ پر درود و سلام بھیجے، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) عالمِ ملکوت کے مشاہدہ سے اس کے جواب سلام کی طرف متوجہ کرتا ہے تو میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔"

ماشاءاللہ! کتنی بڑی سعادت ہے درود خوانی میں درود خوان کے لئے کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے جواب سلام کی طرف متوجہ کئے جاتے ہیں۔

یعنی، ؎ بس بود جاه و احترام مرا
یک علیک از تو صد سلام مرا

ہم نے حدیث مذکورہ کا جو ترجمہ کیا ہے۔ وہ حضرت عبد الحق صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی تشریح حدیث مبارک کو سامنے رکھ کر کیا ہے۔ وہ تشریح آپ بھی ملاحظہ فرما دیں ملاحظہ ہو:۔

قولہٗ رَدَّ اللّٰہ عَلَیَّ رُوحِیْ ' وَلَیْسَ المُرَادُ بِعُودِ الرُّوحِ عَودُھَا بَعْدَ المَفَارَقَۃِ عَنِ البَدنِ وَاِنَّمَا المُوَادُ فِی البَرْزَخ مَشْغُولٌ حَولَ المَلَکُوتِ مُسْتَغْرِقٌ فِی مُشَاھَدَۃِ رَبِّ العِزَّۃِ عَزَّوَجَلَّ کَمَا کَانَ فِی الدُّنیَا فِی حَالَۃِ الوَحیِ وَفِی الاحوالِ ' الاٰخِرَ فَعَیَّنَ عَنْ اِفَاقَتِہٖ مِنْ تِلْکَ الْمُشَاھَدَۃِ وَذٰلِکَ الاِسْتَغْرَاقُ بَرَدِّ الرُّوحِ۔" (لمعاتِ علی المشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ " حدیث میں فرماتے ہیں کہ رُوحِ انور لوٹانے سے یہ مقصد نہیں ہے کہ وہ بدنِ نازنین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) سے جُدا ہو گئی تھی۔ بلکہ اس سے مراد یہ ہے، کہ

آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم عالمِ ملکوت کے ماحول میں مشغول اور ربُّ العزت کے انوار و تجلّی کے مشاہدہ کرنے اور دیکھنے میں مستغرق ہوتے ہیں۔ جیسا کہ دنیا میں بحالتِ وحی اور دوسرے مخصوص حالات میں ہوتے تھے۔

اُس سے دوسری طرف، یعنی جواب سلام کرنے کی جانب توجہ کرنے کو رُوح واپس لوٹانے سے تعبیر فرمایا ہے۔ یعنی حضرت رسالت مآب محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اپنی قبرِ انور میں اسی طرح بروُح وجسد زندہ ہیں جیسا کہ دُنیا میں تھے۔ بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی برزخی حیات شریفہ دُنیوی حیات قدسیہ سے بہت اعلیٰ اور بلند ہے۔

پس اس حدیث سے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا قبرِ انور میں بروُح وجسد تشریف فرمانا ثابت ہوتا ہے۔ لہٰذا عاشقِ صادق کا کام ہے کہ اس کا ایمان اسی پر ہونا چاہیئے

نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ
فِیْہِ الْعِفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

یعنی

"کہ میری جان اس قبرِ انور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر فدا ہو جس میں آپؐ آرام فرما ہیں۔ جس میں جود و احسان اور ربانی کرم و عنایات کا فیضان ہمیشہ رہتا ہے۔"

اس حدیثِ مبارک سے ضمناً غرض ہے کہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا قبرِ مبارک میں زندہ ہونا ثابت ہوتا ہے اور آپؐ کی اُس حیات و زندگی کا اندازہ کرنا مجھ جیسا سیاہ کار کیا کر سکتا ہے۔

اور آئیے! اب شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد صاحب مدنی سابق شیخ الحدیث دیوبند کے مندرجہ ذیل کلماتِ مقدّسہ سے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم اور علمائے دیوبند کے اعتقاد اور اُن کے مخالفین فی سبیل اللہ کا کچھ اندازہ لگائے ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:۔

"حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک حضوری مدینۂ شریف کے بارے میں مرجوح بلکہ غلط مسلک ہے۔ مدینہ منوّرہ کی حاضری محض جنابِ سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت اور آپؐ کے توسل کی غرض سے ہونی چاہیئے۔ آپ کی زندگی نہ

روحانی ہے جو عام مؤمنین وشہدائ کو حاصل ہے، بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیل حیاتِ دنیوی، بلکہ بہت سے وجوہ سے قوی تر ہے۔ آپ سے توسّل نہ صرف وجودِ ظاہری کے زمانہ میں کیا جاتا تھا۔ بلکہ اِس برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہیے۔ اور آپ کے توسّل سے نعمتِ قبولیت حج وعمرہ کے حصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔

مسجد کی نیت خواہ تبعًا کرلی جائے۔ مگر اُولیٰ یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی نیّت کی جائے تاکہ " لَاتَحْمِلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِيَارَتِيْ " والی روایت پر عمل ہو جائے۔ (یعنی روضۂ مقدّسہ پر صرف بالذات آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مقصود ہو۔)

(شیخ الاسلام مکتوب ۲۵ ماخوذ از فتاوائے رحیمیہ)

اسی طرح حیاتُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مسئلہ پر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "سیرۃ المصطفیٰ" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم میں مفصل وضاحت کرکے فرمایا: کہ "یہ اہم اعتقادی مسئلہ ہے۔"

اسی طرح حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے "انباءُ الاذکیا فی حیات الانبیاء" میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صحیح احادیث سے ثابت کیا ہے۔"

حقیر راقم نے بھی اپنی تالیف "شفاءُ البشر فی شرح کبریت احمر" کی پہلی جلد میں اس مسئلہ پر کچھ بحث کی ہے۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ "شفاءُ البشر" کی جلد دوم میں ہم اس مسئلہ پر مزید بحث کریں گے ـــــ یہاں ضمناً یہ بحث آگئی ہے تاکہ اس میں کوئی اور کسی مغالطہ میں نہ رہے۔ وَاللّٰہُ المُوفق۔

حدیث نمبر ۳۔

"عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّکْتَالَ بِالْمِکْیَالِ الْاَوْفٰی اِذَا صَلّٰی عَلَیْنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَلْیَقُلْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ
وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى
اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔"

(ابو داؤد ص ۱۴۲، باب الصلوٰۃ علی النبیؐ)

ترجمہ :۔ "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں : کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : کہ جس کو یہ امر خوش کرے کہ جب ہم گھر والوں پر درود بھیجے تو اس کو بھرپور پیمانہ (ثواب عظیم کا) عطا کیا جائے۔ تو اُس کو اِس طرح درود شریف پڑھنا چاہیئے۔ کہ اے خدا ! اپنی رحمت نازل فرما نبی پر یعنی حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر، اور آپؐ کی بیبیوںؓ پر جو مسلمانوں کی مائیں ہیں، اور آپؐ کی ساری ذریت واہل بیتؓ پر، جیسا کہ آپ نے (اے اللہ) درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر " بے شک تو تعریف و عظمت کا مالک ہے۔"

تفسیرِ مظہری میں ہے، کہ :-

جنابِ حضرت ابوبکرِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ بیان میں فرماتے ہیں کہ میں حضرت رسولِ کائنات جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس موجود تھا۔ کہ ایک آدمی نے آکر سلام کیا حضرت رسولِ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس کو سلام کا جواب دیا، اور کشادہ روئی سے اس کو اپنے پاس بٹھا دیا۔ جب وہ شخص اپنا کام پورا کرکے اُٹھا تو رسولِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ سے فرمایا،

" ابوبکرؓ ! روزانہ اس شخص کا عمل باشندگانِ زمین کے (سارے) اعمال کے برابر اُٹھایا جاتا ہے۔ میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ایسا کیوں ہے ؟ آپؐ نے فرمایا جب صبح ہوتی تو یہ شخص دس بار درود شریف پڑھتا ہے، اور اس کا یہ درود ایسا ہوتا ہے جیسے ساری خلوق کا درود۔ میں نے پھر عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! وہ درود کیا ہے ؟ وہ پڑھتا ہے۔

(حدیث نمبر ۱۲)

" اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰى

مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ۔"

ترجمہ:۔ "اے اللہ! حضرت رسول برحق جناب محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اپنی مخلوق کی شمار کے برابر درود و سلام بھیج، اور حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس قدر اپنی رحمت و برکات کا نزول فرما جیسا کہ ہمارے لئے سزاوار ہے کہ ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود و سلام بھیجیں، اور حضرت نبی برحق جناب محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اس طرح درود و سلام بھیج جیسا کہ آپ نے ہم کو آپ پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔"

سُبحان اللہ! اس درود شریف کے کلماتِ طیبات کتنے ہیں، مختصر ہیں۔ مگر ثواب کتنا زیادہ ہے۔ بھلا حضرت پیغمبر رحمت جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے مرتبۂ عالیہ کے کیا کہنے۔ اور پھر جو کوئی خوش قسمت مسلمان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اِن کلمات کے ساتھ درود

خوانی بھرے تو کیوں نہ اس کے دُنیا و آخرت کے مشکلات آسان ہو جائیں۔

شعر

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهُ!
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمُ

جب مسلمانوں کو حضرت سرورِ کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی مدد ونصرت حاصل ہو جائے۔ تو اگر جنگلوں کے شیروں سے کبھی اس کا سامنا ہو جائے تو وہ ضرور اس کے تابع و فرمان بردار ہو جائیں گے۔"

آج جو مسلمان کمزور ہو گئے ہیں اس کی وجہ بس یہی ہے کہ انہوں نے اپنے رفیق و شفیق رحمۃ للعٰلمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم سے ظاہری اور معنوی رشتہ چھوڑ دیا ہے۔ بس مصیبت تو ساری یہی ہے ورنہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ

ھر کہ عشق مصطفیٰؐ سامان اوست
بحر و بر در گوشۂ دامان اوست

حدیث نمبر ۵:-

" عَنْ اَبِی بَکْرِنِ الصِّدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ، اَنَّہٗ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ اَمْحَقُ لِلذُّنُوْبِ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ لِلنَّارِ ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْہِ اَفْضَلُ مِنْ عِتْقِ الرِّقَابِ ۔" (شفاء شریف)

حاصلِ ترجمہ حدیثِ مبارک :-

" سیّدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا : کہ پیغمبرِ خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر درود بھیجنے سے گناہ اس طرح مٹ جاتے ہیں جس طرح ٹھنڈے پانی سے آگ بجھ جاتی ہے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ گناہوں کے مٹانے میں درود شریف میں تاثیر ہے ۔ اور آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنا غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی زیادہ درجہ اور زیادہ

فضیلت رکھتا ہے"۔

اس حدیثِ مبارک سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت سرورِ کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اس طرح درود بھیجا جائے جس کے ساتھ لفظ سلام بھی آجائے تاکہ دونوں فضیلتیں (درود اور سلام) حاصل ہوں۔

البتہ نماز میں جس درود شریف کی تعلیم ہے اس میں اپنی سے کچھ اضافہ نہیں کرنا چاہیے۔ مگر لفظ "محمد" سے پہلے "سیدنا" کا کلمہ بڑھانا بہتر اور مستحب ہے۔ جیساکہ "درّ المختار" شرح درِّ مختار میں اس کی تشریح موجود اور مذکور ہے اور ہم اس رسالہ میں چند سطریں اس کے بارے میں لکھیں گے۔

فانتظرِی !

شعر

سَلِّمُوا یَا قَوْمِ بَلْ صَلُّوا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْن

مصطفٰے مَاجَاءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْن

حدیث نمبر ۶

" قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ

عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ عَلَيَّ نُوْرٌ لَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔" (ماخوذ من جامع صغیر بحوالہ قوۃ القلوب)

ترجمہ :۔ " سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اپنی مجلسوں کو مجھ پر درود خوانی سے مزین اور آراستہ کرو، کیونکہ تمہاری درود خوانی میرے اُوپر قیامت کے دن تمہارے لئے نُور اور باعث سرور بن جائے گی۔"

اس حدیث مبارک سے اجتماعی درود خوانی بھی ثابت ہوتی ہے جیساکہ اہلِ علم پر پوشیدہ نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۷ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِيْ فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ۔ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ، فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ۔ قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِيْ كُلَّهَا۔ قَالَ اِذًا يُّكْفٰى

هَمَّكَ وَيُغْفَرُ لَكَ ذَنْبُكَ۔" (رواہ ترمذی وغیرہ)

ترجمہ :۔ "حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر بہت زیادہ درود بھیجتا ہوں تو اپنے اوقات میں سے دعامیں کتنی مقدار مقرر کروں۔ جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جتنا تیرا جی چاہئے" میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک چوتھائی؟ حضرت سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم کو اختیار ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ درود پڑھو گے تو وہ تمہارے لئے اور بھی زیادہ بہتر ہے۔" تو میں نے پھر عرض کیا: "نصف وقت درود خوانی کے لئے وقف رکھوں؟ حضرت رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہی فرمایا: "تجھے اختیار ہے، اور اگر اور بھی اضافہ کرو گے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔" میں نے عرض کیا: "اے اللہ پیغمبر! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، دو تہائی کا وقت درود کے لئے وقف کروں؟" آپ نے جواب میں فرمایا:

"اس سے زیادہ وقت میں کبھی اگر تم مجھ پر درود بھیجو گے تو وہ تمہارے لئے اور کبھی زیادہ بہتر ہے۔" میں نے (یعنی حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عرض کیا: "یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں اپنا سارا وقت آپ کے درود کے لئے مقرر کیا۔" حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اس صورت میں تیری ساری فکروں اور غموں سے کفایت ہو گی، اور تمہارے سارے گناہ بخشے جائیں گے۔"

نوٹ :۔ اس حدیثِ مبارک میں بر ذاتِ مقدس خیر الانام رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم درود خوانوں کے لئے کتنی بڑی بشارت وخوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ درود شریف کی کثرت سے دنیوی غموں اور مصیبتوں سے بھی نجات دیتا ہے اور گناہوں کی بھی مغفرت فرماتا ہے۔ کیوں نہ ہو جبکہ ہمارے پیغمبر برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ مقدس ہی بے مثال ہے۔

شعر ملاحظہ ہو:۔

ے

زبان درد ہان تا بود جائے گیر ٭ ثنائے محمد بود دل پذیر

حبیب خدا اشرف الانبیاء ٭ کہ عرش مجید ش بود متکا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

لہٰذا آپ بھی کثرت سے اپنے رفیق و شفیق پیغمبر رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر درود شریف پڑھا کیجئے خاصکر ماہ شعبان المعظم و رمضان المبارک اور ہر جمعۃ المبارک میں کثرت سے فرصت میں پڑھا کیجئے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے اور آپ پر درود بھیجنے کے طفیل ہم سب کو مغفرت فرمائیگا آمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر ۸ ۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ حِیْنَ یُصْبِحُ وَحِیْنَ یُمْسِیْ عَشْرًا اَدْرَکَتْہُ شَفَاعَتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔" (طبرانی)

ترجمہ: "حضرت ابُو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیّد المرسلین جناب محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان صبح و شام دس دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجے، اس نے قیامت کے دن میری شفاعت پائی ہے۔"

کیوں نہ پائے گا درود خوان مسلمان حضرت شافعِ محشر محمّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روزِ قیامت میں شفاعت جبکہ آپ کا وجود باوجود ہی اللہ ربُّ العزّت جلّ شانہٗ نے ہم گناہگاروں کے لئے پیدا فرمایا۔ صَلّی اللہُ تعالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

شعر

وُجودش رحمۃً للعٰلمین است
سُجود او شفیعُ المذنبیں است

صَلَّی اللہُ تعالےٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، صَلوٰۃً مُتوالیۃً مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ والاَرْضُ۔

حدیث نمبر ۹ — عَنْ عبد اللہ بن اَبِی لَیلیٰ قَالَ لَقِیَنِیْ کعب بن عُجْرَۃَ قَالَ اَلَا اُھْدِیْ لَکَ

هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا۔
مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْتُ بَلٰى فَاهْدِهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوْا: "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ" (بخاری مسلم)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میری ملاقات حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ تو آپؓ نے مجھے فرمایا، "کیا میں تم کو وہ ہدیہ نہ دوں جو میں نے رسالت مآب حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے؟" میں نے

عرض کیا: کہ ہاں جناب ضرور وہ ہدیہ مجھے عطا کیجئے۔ تو حضرت
کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے پیغمبرِ برحق
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم سے عرض
کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم آپؐ پر درود
کس طرح بھیجا جائے کیونکہ آپؐ پر اور آپؐ کے اہلِ بیتؓ
پر درود بھیجنے کا حکم ہوا ہے، اور سلام کا طریقہ اللہ تبارک
و تعالیٰ نے ہمیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ سکھایا
ہے۔ تو اللہ کے آخری نبی حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
آلہٖ وسلم نے "درود ابراہیمی" کی تعلیم فرمائی۔ کہ اے اللہ!
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم اور آپؐ کے
اہلِ بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر اسی طرح درودِ رحمت
بھیج جیسا کہ تو نے درودِ رحمت بھیجا حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ
والسلام پر اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر، بے شک تو ہی
بزرگ اور قابلِ تعریف ہے۔

اے اللہ! برکت بھیج حضرت محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ
وسلم) اور آپؐ کے اہلِ بیت (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

پر جیسا کہ آپ نے (اے اللہ) برکت عطا کی حضرت ابراہیم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اور اُنؑ کے اہلِ بیت پر۔ بے شک آپ ہی قابل تعریف اور عظمت و کبرائی کے مالک ہیں۔"

(یہ حدیث مبارک بخاری شریف و مسلم شریف میں ہے، مگر مسلم شریف میں دونوں جگہ ابراہیم مذکور نہیں ہے۔)

اسی طرح دوسری روایتوں میں آیا ہے کہ حضرت فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ تو ایک آدمی آیا اس نے نماز پڑھی پھر کہا: اے اللہ تو مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔" حضور اکرم حضرت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے اُن کو فرمایا: "اے نماز پڑھنے والے! تو نے جلدی کی، جب تو نماز پڑھے اور بیٹھ جائے تو اوّل اُن صفات کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد و ثنا کر جن کا وہ مستحق ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھ، پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگ۔"

راویٔ حدیث کا بیان ہے: پھر اور ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور

رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج۔"
حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اے نماز پڑھنے والے! اب دُعا کر تیری دُعا قبول ہوگی۔"

(ترمذی شریف، ابو داؤد وغیرہم)

اس جگہ مشہور تفسیر مظہری کے محشی نے ایک نوٹ قلمبند فرمایا اس سے بڑے مسائل حل ہو جائیں گے۔ آپ بھی وہ نوٹ ملاحظہ فرمادیں:

کہتے ہیں: "میں کہتا ہوں کہ نماز میں تشہد کے بعد حضرت رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کے وجوب پر اس طرح بھی دلیل قائم کی جاسکتی ہے۔ کہ آیت مذکور میں جس درود کا حکم دیا گیا ہے، اس سے مراد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے۔ جیسے آیت: "وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ" میں تکبیر سے مراد تکبیر تحریمہ، اور آیت: "قوموا للہ قانتین" میں قیام میں نماز میں کھڑا ہونا۔ اور آیت "وَاسْجُدُوْا وَ ارْكَعُوْا" میں سجدہ اور رکوع سے مراد نماز میں سجود و رکوع اور آیت: "فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ" میں قرأت

قرآن سے مراد نماز کے اندر قرآن پڑھنا ہے۔

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث جس کو بخاری شریف نے نقل کیا ہے اسی پر دلالت کرتی ہے۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سیّد المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم سے عرض کیا گیا : " یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم! آپؐ پر سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہے، مگر درود بھیجنے کا طریقہ کیا ہے؟ فرمایا: " اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ..... اِلٰی آخر۔ یعنی تشہد میں تو سلام کا طریقہ تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے، تشہد میں تو : "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ " پڑھا ہی جاتا ہے۔ مگر درود اس وقت کس طرح پڑھیں۔ اس سوال کے جواب میں (نماز کے اندر) درود پڑھنے کا طریقہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے بتایا ، کہ ' اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ..... اِلٰی آخر پڑھا کرو۔"

اُمّتِ اسلامیہ نے بالاتفاق اس حدیثِ مبارک کو تسلیم کیا

ہے اور بلا اختلاف تشہد کے بعد درود پڑھنے کی صراحت کی۔ البتہ واجب اور سُنّت ہونے میں اختلاف ہے۔ اس حدیث مبارک سے معلوم ہوتا ہے کہ جس درود کا حکم آیت قرآنیہ میں دیا گیا ہے اس مراد تشہد کے بعد نماز کے اندر درود پڑھنا ہے اور اَمر کا تقاضا وجوب ہے، اس لئے نماز میں تشہد کے بعد درود پڑھنا واجب قرار دیا گیا ہے۔۔"

(انتھی ما قال المحشی علی التفسیر المظہری بلفظہٖ)

مذکورالذکر تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ نماز میں "درودِ ابراہیم" ہی کے کلمات پڑھنے چاہیئے، اور بیرونِ نماز جس درود کو چاہیے تو پڑھنے والا پڑھ سکتا ہے، کیونکہ ہر درود کی الگ الگ اور جُداگانہ خاصیّت ہے۔ اور اس لئے درود شریف کے کلمات مختلف احادیثِ مبارکہ میں مختلف دکھائی دیتے ہیں حالانکہ یہ سب حدیثیں صحیح ہیں ___ کہ جیسا ماہر طبیب ہر بیمار کو اُس کے حسبِ حال نسخہ تجویز کرتا ہے۔

اسی طرح طبیبِ حاذق حضرت سرورِ کائنات جنابِ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہر ایک روحانی بیمار کو اُس

کے حال اور ضرورت کے مطابق درود شریف کے کلمات تجویز فرمائے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

ہاں! درود شریف کے اُن کلمات کو ترجیح اور بے شمار فضیلت ہے جو بر زبان دُرّ فشاں حضرت سیّد عالم محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہوئے ہیں، اور نماز کے اندر کے درود شریف پر اکتفا کر کے باقی احادیث میں جو درود شریف وارد ہیں اُن سے انکار کرنا اور انہیں سُنکر ناک چڑھانا ایسے بیماروں کا کام ہے جو بہت زیادہ بیماری میں مبتلا ہو کر ماہر طبیب کے بتائے ہوئے مختلف اوقات کے نسخوں کو دیکھ کر مذاق اُڑاتا ہے۔ لیکن اس نادان کو یہ معلوم نہیں کہ وہ زمانہ بیماری میں کیسے مہلک اور خطرناک ادوار سے گزر گیا تھا۔

اسی طرح التحیات میں جو: "السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، بالاتفاق پڑھا جاتا ہے اور اس میں صیغہ خطاب بھی ہے، یعنی: "عَلَيْكَ" آپ پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ یہ آپ کے زمانہ مبارک

سے اسی طرح پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری نہیں کہ مخاطب بالکل آمنے سامنے وجودِ خارجی کے ساتھ حاضر ہو۔ اس پر سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جب اپنے گھروں، سفروں اور دوسرے ملکوں میں ہوتے تھے تو وہ یہی " اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ " پڑھتے تھے۔ کسی نے اُن کو اس سے منع نہیں کیا۔ کیونکہ کافِ خطاب کے لئے مخاطب کا تصوّرِ ذہنی کافی ہے۔

اسی طرح حضرت علامہ امام محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ " اِحْیَاءُ الْعُلُوْمِ الدِّیْن " کی جلد اوّل میں اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

" وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔" وَلْیَصْدُقْ اَمَلُكَ فِیْ اَنَّہٗ یَبْلُغُہٗ وَیَرُدُّ عَلَیْكَ مَاھُوَ اَوْفٰی مِنْہُ ثُمَّ تُسَلِّمُ عَلٰی نَفْسِكَ وَعَلٰی جَمِیْعِ

عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ، ثُمَّ تَامُلُ اَنْ
یَرُدَّ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَلَیْکَ سَلَامًا
وَافِیًا بِعَدَدِ عِبَادِہِ الصَّالِحِیْنَ "۔

(احیاءُ العلوم الدّین ، جلد اوّل صـ ۱۲۴
فی باب الدواء النافع فی حضور قلب)

اس عبارت کا آسان اردو ترجمہ یہ ہے :۔ کہ
" اے نماز پڑھنے والے ! جب تو نماز کے قعدہ میں:
" اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوتُ وَالطَّیِّبَاتُ " پڑھو گے
تو یقین رکھو کہ تمام کائنات کا مالکِ حقیقی صرف ذاتِ پاکِ
حضرت اللہ جلّ شانہٗ ہے ۔ اور پھر سرورِ کائنات حضرت
محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ
مقدسہ کا تصور اپنے دل میں کرو ، اور تب کہو :
" اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ
اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ " یعنی : " اے اللہ کے پیغمبر ! (صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم) آپ پر اللہ کا سلام ہو اور
اس کی رحمتیں و برکتیں ۔ " اور سچی امید پوری یقین کے ساتھ

رکھو کہ تمہارا سلام حضور رسالت مآب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو پہنچایا جاتا ہے۔ اور وہ تم کو اس سے بہتر اور مکمل طور جوابِ سلام عنایت فرماتے ہیں ـــــ پھر جب تو "اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ"؛ یعنی: "سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے نیکوکار بندوں پر۔" پڑھو گے تو اُمیدِ قوی رکھو کہ حق سُبحانہ وتعالیٰ اپنے نیکوکار بندوں کے شمار میں تمہارے سلام کا جواب پورا پورا عنایت کرتا ہے۔"

لہٰذا نماز حضورِ دل اور پورے آداب واحترام سے ادا کرو، اور نماز کے افعال وحرکات اچھی طرح سے انجام دیا کرو۔ اس مقام پر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ کچھ لوگ کہتے ہیں، کہ "درود ابراہیم" میں "سَیِّدِنَا" نہیں بڑھانا چاہیے یعنی درودِ ابراہیم اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ" کہہ کر نہیں پڑھنا چاہیئے۔

اس کا جواب "شرح دُرِ مختار، شرح شامی اور دیگر کتابوں میں لکھا ہے: کہ "سَیِّدِنَا" بڑھانا مستحب ہے

دُرِ مختار کی اصل عبارت یہ ہے :

"وَنُدِبَ السِّیَادَۃُ لِاَنَّ زِیَادَۃَ الْاَخْبَارِ بِالْوَاقِعِ عَیْنُ سُلُوْکِ الْاَدَبِ فَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ تَرْکِہٖ ذَکَرَہُ الرَّمْلِیُّ الشَّافِعِیُّ وَغَیْرُہٗ، وَمَا نُقِلَ لَا تُسَوِّدُوْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ .....الخ

ترجمہ : "مستحب اور پسندیدہ ہے لفظ "سَیِّدِنَا" آپ کے اسمِ مقدّس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بڑھانا چاہئیے۔ جیسا کہ علامہ رملی شافعیؒ وغیرہ نے نقل کیا ہے اور یہ جو کہا جاتا ہے، کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ، "نماز میں مجھے سَیِّدِنَا مت کہو۔" تو یہ جھوٹا اور بے خبر بناوٹی قصّہ ہے ۔۔۔ کیونکہ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم سارے اولادِ آدمؑ کے سیّد و سردار بالاتفاق ہیں۔ جیسا کہ خود جنابِ سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ پیغمبرِ اوّلین وآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

"اَنَا سَیِّدُ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔"

کہ میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا سردار ہونگا۔ صلّی

اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم۔ (مشکوٰۃ شریف)

● ۔ " اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ یَوْمَ القِیٰمَۃِ۔ "

کہ میں روزِ قیامت میں سب اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں گا۔" (ترمذی شریف)

اور جس حدیثِ مبارک میں آیا ہے:

● ۔ " السَّیِّدُ ھُوَ اللّٰہُ ۔ "

یعنی: سیّد و سردار اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہے۔ اس سے مراد حقیقی سیادت و کمال اللہ ہی کو حاصل ہے۔ اور پیغمبر صاحب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ کمال تو اللہ تعالےٰ ہی نے بخشا ہے۔ اُس "سیّد" اور اِس "سیّد" میں حقیقت و مجاز کا فرق ہے۔

اسی طرح حضرت امامِ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

● ۔ ابنی ھٰذا السَّیِّدُ "۔

یعنی: "میرا یہ بیٹا سردار ہے۔"

اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں حضرت رسول

رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

● ۔ "قُوْمُوْا اِلیٰ سَیِّدِکُمْ ۔"

یعنی: "اپنے سردار کے لئے کھڑے ہو جاؤ ۔"

اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے درود میں یہ الفاظ ہیں:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن" کا لفظ بھی وارد اور ثابت ہے ۔ لہٰذا کمال ادب یہ ہے کہ درود ابراہیمی میں بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مقدس سے پہلے "سیّدنا" بھی پڑھنا چاہیئے ۔

ہاں پیغمبروں علیہم السلام اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی مدح و تعریف میں اتنا مبالغہ نہیں کرنا چاہیے جو شریعت میں ثابت نہ ہو ۔ بایں ہمہ اگر کوئی تعلیم کے لئے لکھے ہوئے کلمات ہی کفایت دے تو اس سے لڑنے جھگڑنے کی ضرورت بھی نہیں ہے ۔ مگر دل میں پیغمبر رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی عظمت و رفعت کا پورا خیال رکھنا چاہیئے

حدیث نمبر ۱۰ " عَنْ ابُو سعید خُدرِی رَضِی اللّٰہ عنہ عَنْ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، اَنَّہٗ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ صَدَقَۃٌ فَلْیَقُلْ فِیْ دُعَائِہٖ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ فَاِنَّھَا زَکٰوۃٌ لَہٗ وَقَالَ لَا یَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَیْرًا حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃُ "

(ابنِ حبان بحوالہ فضائلِ درود)

ترجمہ :- " حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدُ المرسلین جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا یہ ارشادِ مقدّس نقل کرتے ہیں کہ جس کے پاس صدقہ اور خیرات کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو تو وہ دُعا مانگا کرے ؛ یعنے، "کہ اے اللہ ! درود و رحمت اور برکت بھیج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم پر جو تیرے بندے ہیں اور درود و سلام بھیج با ایمان مردوں اور با ایمان عورتوں ،

اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر۔ پس یہ دُعا اُس
کے لئے زکوٰۃ یعنی صدقہ ہونے کے برابر ہے۔ یعنی، اس کے
قائم مقام ہے۔ کیونکہ مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی بھرتا نہیں،
یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے گا۔"

علماءِ اسلام میں اختلاف ہے کہ صدقہ افضل ہے یا
درود شریف پڑھنا۔ صحیح یہی ہے کہ درود شریف اس سے
(صدقہ سے) افضل ہے۔ کیوں کہ درود شریف اللہ تعالیٰ کا بھی
عمل ہے اور فرشتوں کا بھی۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ درود
خوان خیرات وصدقات کا دروازہ بند ہی کرے، بلکہ اس کی
درود خوانی کی قبولیت و نشانی یہ ہوگی کہ اس میں درود
شریف کی برکت سے رحمۃ للعٰلمین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جُود وسخاوت کے آثار غالب
ہوں گے۔

؎ اے درودِ تُو حلِّ مشکلہا
وَے درودِ تُو راحتِ دلہا

حدیث نمبر ۱۱ " عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عُمَرٍو وَقَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ مَلٰٓئِکَتُہٗ سَبْعِیْنَ صَلٰوۃً ۔ (رواہ احمد)

ترجمہ : " حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ اقدس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا : "جس نے ایک بار مجھ پر درود بھیجا ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار درود بھیجتے ہیں ۔" (اس حدیثِ مبارک کی روایت امام احمدؒ نے فرمائی) ۔

حدیث نمبر ۱۲ " عَنْ رُوَیْفِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ ، اَللّٰھُمَّ اَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ ۔" (رواہ احمد ، بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: "حضرت رویفع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: کہ بے شک حضرت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کہ جو کوئی مسلمان میرے اوپر یہ درود پڑھے کہ "اے اللہ! حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو قیامت کے دن مقام محمود میں جگہ عطا فرما، تو اس کے لئے میری شفاعت واجب اور لازمی ہو گی"

لہٰذا مسلمان بھائیوں کو یہ درودِ شریف کثرت سے پڑھنا چاہیے تاکہ شافع محشر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہم کو نصیب ہو جائے۔

شَفِیْعٌ مُطَاعٌ نَبِیٌّ کَرِیْمٌ
قَسِیْمٌ نَسِیْمٌ جَسِیْمٌ وَسِیْمٌ

حدیث نمبر ۱۳ " عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالیٰ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُہٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ غَائِبًا اُبْلِغْتُہٗ۔" (رواہ بیہقی)

ترجمہ :- "حضرت ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب حضور پُر نور حضرت محمّد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ " جو کوئی (با ایمان) میری قبرِ مقدّس و روضہ اقدس کے نزدیک درود بھیجے، میں اس کا درود خود سُنتا ہوں ۔ اور جو کوئی مجھ پر دُور سے درود بھیجے وہ مجھے فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے ۔"

اس حدیث مبارک کی روایت حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے شعبُ الایمان میں فرمائی ہے ۔ یعنی غائبانہ درود خوانی کی بھی اتنی بڑی اہمیت ہے کہ مخصوص فرشتوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے لئے مقرر فرمایا ہے کہ فلانی شخص جو فلانی شخص کا بیٹا ہے یا بیٹی ہے اور فلانی جگہ و ملک کا رہنے والا ہے، نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اے محمّد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اتنے (تعداد میں) درود پڑھے ہیں ۔

لہٰذا، اے مسلمان بھائیو ! یہ کیا کم سعادت ہے کہ آپ کا درود شریف نام بنام دَر دربارِ نبوّت صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہٖ وسلم پہنچایا جائے، اور وہاں اپنا آقا شافع روزِ جزا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم جواب عنایت فرمائیں گے۔

۵ بَلَّغَ اللّٰہُ صَلَاتِی وَسَلَامِی اَبَدًا
لِنَبِیٍّ عَرَبِیٍّ قُرَیْشِیٍّ ھَاشِمِیٍّ

حضرات ! یہ مختصر رسالہ خاص درود شریفوں کے بیان میں ہے۔ اس حدیث مبارک کی مزید وضاحت کرنے سے ہم اس جگہ قاصر ہیں۔

البتہ اب ہم جمعرات اور جمعۃ المبارک کے دن درود شریف پڑھنے کی فضیلت اور اہمیت کی طرف قارئین کرام کی توجہ منعطف کرنا چاہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔:

حدیث نمبر ۱۴ " عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ

وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلٰوةِ فِيْهِ فَاِنَّ صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ۔ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔"

(رواہ ابو داؤد والنسآئی وابنِ ماجہ والدارمی والبیہقی فی الدعوات الکبیر، مِن خطبات الحنفیۃ)

ترجمہ: " یعنی ابو داؤد وغیرہ میں حضرت اَوس بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر کریم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

" تحقیق، تمہارا بہترین دن جمعہ کا ہے کہ اس دن حضرت آدم (علیہ الصّلوٰۃ والسّلام) پیدا کئے گئے۔ اور جمعہ کے دن ہی میں اُن کی رُوح قبض کی گئی، اور اسی جمعہ کے دن قیامت کے روز دونوں نفخے (پھونک) ہوں گے پہلے پھونک سے تو سب مر جائیں گے۔ اور دوسری پھونک سے سب زندہ ہونگے

لہذا جمعتہ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم)۔ کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

اس پر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہمارا درود آپؐ پر کس طرح پیش ہوگا جبکہ آپ کے بدنِ نازنین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر زمین نے پورا پورا اثر کیا ہو؟ حضرت سرور کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسا نہیں ہے جیسا کہ تم نے خیال ظاہر کیا ہے۔ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے زمین پر انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسموں کو کھانا اور ان پر اثر کرنا حرام قرار دیا ہے۔ یعنی: انبیاءِ کرامؑ کے اجسام مبارکہ قبروں میں محفوظ رہتے ہیں کہ مٹی ان کو فنا نہیں کر سکتی ہے۔"

اس حدیثِ مبارک سے دو باتیں ثابت ہوتی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جمعتہ المبارک کے دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پڑھنا چاہیئے۔ کیونکہ اس مبارک و متبرک دن

میں ہر نیکی کا ثواب ستر درجہ ہوتا ہے۔ پس اس دن دوسرے دلوں کے مقابلہ میں درود شریف بر ذات مقدّس حضرت سرورِ کونین محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھ کر بہت زیادہ ثواب حاصل ہوگا۔

بعض مقدم روایتوں سے بھی ثابت ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن درود پڑھنے کا ثواب نسبتًا دوسرے دلوں بہت زیادہ ہوتا ہے۔

دوسری بات اس حدیثِ مبارک سے یہ ثابت ہوئی، کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم بعدِ وفات پوری زندگی اور لوازِم زندگی، شعور، ادراک اور تصوّر حرکت سے برابر موصوف ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

حدیث نمبر ۱۵ "عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَکْثِرُوْا الصَّلٰوۃَ عَلٰی نَبِیِّکُمْ فِیْ لَیْلَۃِ الْغَرَّاءِ وَالْیَوْمِ الْاَزْھَرِ

لَیۡلَۃَ الۡجُمُعَۃِ وَیَوۡمَ الۡجُمُعَۃِ۔"

ترجمہ:۔ "حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا: کہ روشن رات اور روشن دن میں میرے اوپر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس سے جمعۃ المبارک اور شبِ جمعۃ المبارک مراد ہے۔"

اس لئے بعض سلف صالحینؒ کی عادت تھی کہ وہ شبِ جمعہ اور جمعہ کے دن کو درود شریف برذاتِ فخرِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھنے کے لئے مخصوص رکھتے تھے، تاکہ اپنے پیارے پیغمبر کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کے حق دار ہو جائیں گے۔

ہائے! اب ایسے مسلمان کہاں ملیں گے جو درود شریف کا اتنا اہتمام و انتظام کرسکیں گے۔ بلکہ اس کے برعکس درود پڑھنے والوں کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

۵

هُوَ الۡحَبِیۡبُ الَّذِیۡ تُرۡجٰی شَفَاعَتُہٗ
لِکُلِّ هَوۡلٍ مِّنَ الۡاَهۡوَالِ مُقۡتَحَمٖ

حدیث نمبر ۱۶ "عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْثِرُوْا مِنَ الصَّلٰوۃِ فِی الْیَوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّ صَلٰوۃَ اُمَّتِیْ تُعْرَضُ عَلَیَّ فِیْ کُلِّ یَوْمِ جُمُعَۃٍ فَمَنْ کَانَ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً کَانَ اَقْرَبُھُمْ مِنِّیْ مَنْزِلَۃً یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ"۔

(مِنَ الخطبات الحنفیہ)

ترجمہ: "حضرت اُبو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ رحمتِ عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: کہ جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ کیوں کہ جمعہ کے دن (خصوصیت کے ساتھ) تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ پس جو شخص اس دن میرے اوپر زیادہ بھیجتا ہوگا، وہ قیامت کے دن عزت و مرتبہ میرے نزدیک زیادہ ہوگا۔" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

بعض روایات میں آیا ہے کہ جمعۃ المبارک کے دن حضور رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم پر ہزار بار درود بھیجنا مستحب ہے۔ اسی طرح ہزار
مرتبہ تسبیح:
"سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔" پڑھنا بھی مستحب ہے۔

حدیث نمبر ۱۷ "عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا بَیْنَ یَدَیْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مَنْ
صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ كُلِّ جُمُعَۃٍ ثَمَانِیْنَ مَرَّۃً
غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ذُنُوْبَ ثَمَانِیْنَ سَنَۃٍ
قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
كَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَیْكَ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، تَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَتَعْقِدُ وَاحِدَۃً۔"

ترجمہ:۔ "حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

و برکات پائے جاتے ہیں۔" شعر

محمدؐ سے صفت پوچھو خدا کی
خدا سے پوچھیے شانِ محمدؐ

حدیث نمبر ۱۸ ایک اور حدیثِ مبارک میں آیا ہے کہ ایک قوم حوضِ کوثر (قیامت کے دن) وارد ہوگی:
مَا اَعْرِفُهُمْ اِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ عَلَيَّ
میں (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اُن کو صرف اس بنا پر پہچان لوں گا کہ وہ لوگ دُنیا میں میرے اوپر کثرت سے درود شریف پڑھتے تھے۔" (خطبات)

ھر دم از ما صد درود و صد سلام
بر روئے و بر آل و اصحابش تمام

حدیث نمبر ۱۹ " اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ اَسْئَلُكَ بِطَاعَةِ الْاَجْسَادِ الْمُلْتَئِمَةِ بِعُرُوْقِهَا وَبِكَلِمَاتِكَ النَّافِذَةِ فِيْهِمْ

وَاَخْذِكَ الْحَقَّ مِنْهُمْ وَالْخَلَائِقِ بَيْنَ يَدَيْكَ يَنْتَظِرُوْنَ فَصْلَ قَضَائِكَ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَكَ وَيَخَافُوْنَ عِقَابَكَ اَنْ تَجْعَلَ النُّوْرَ فِيْ بَصَرِيْ وَذِكْرَكَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ عَلٰى لِسَانِيْ وَعَمَلًا صَالِحًا فَارْزُقْنِيْ ۔"

ترجمہ :۔ " اے رُوحوں اور فنا ہونے والے جسموں کے پروردگار! میں مانگتا ہوں آپ سے اُن رُوحوں کے طفیل جو اپنے جسموں کی طرف لوٹنے والے ہیں، اور اُن جسموں کے وسیلہ سے جو بھرے ہوئے ہیں اپنی رگوں سے۔ اور تمہارے اُن کلمات کے طفیل سے جو اُن میں مؤثر ہوتے ہیں۔ اور بواسطہ اُس حق کے جو آپ اُن سے لینے والے ہیں، اور جب وہ سب آپ کے فیصلہ کے سامنے انتظار کرتے ہوں۔ اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہوں، اور تیری عذاب سے ڈرتے ہوں۔ کہ میری آنکھوں کو اپنے خاص نُور سے منوّر کر، اور بینائی سے اُن کو شرف بخشے۔ اور رات دن اپنا ذکر میری زبان پہ جاری کر،

اور مجھ کو عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے۔"

لوٹ :۔ اس دُعا کو ہم نے بحثِ فضیلت درود شریف میں اس لئے ذکر کیا ہے کہ درود خوان درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دُعا ضرور پڑھا کریں۔ کیونکہ سرورِ کونین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دُنیا و آخرت کے مشکل کام آسان بنانے کے لئے بڑے بڑے حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کو اِس دُعا کی تعلیم فرمائی ہے۔ خاص کر ایک اندھا شیانہ سرکارِ دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھا تو اُس کو اس دُعا کی تعلیم فرمائی اور وہ اُسی وقت بینا ہو گیا تھا۔

(فاسی علی دلائل الخیرات)

کیا عجیب ہے۔ کہ اس دُعا کی برکت سے اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے دین و دُنیا کی مشکلات بھی آسان فرمائے۔ آمین۔

حدیث نمبر ۲۰ " قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِیَ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فَقَدْ

أَخْطَأَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ ـ" (دلائل الخیرات)

ترجمہ :۔ "پیغمبرِ خدا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا : "جو شخص مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا۔ یعنی جس نے درود پڑھنا چھوڑ دیا تو وہ جنت کا راستہ بھی بھول گیا۔"

مسلمانو! اس فرمانِ رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم پر اچھی طرح سے غور کرو۔

حدیث نمبر ۲۱ ۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِائَتَيْ مَرَّةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَعَهُ نُوْرٌ لَوْ قُسِمَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ لَوَسِعَهُمْ ـ" (دلائل الخیرات)

ترجمہ : "حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ

وسلم نے فرمایا: کہ جو شخص (با ایمان) ہر جمعتہ المبارک کے دِن میرے اُوپر سَو دفعہ درودِ شریف پڑھے گا تو وہ قیامت کے دِن اِس حال میدانِ محشر میں حاضر ہوگا، کہ اس کے ساتھ ایسا نور ہوگا اگر وہ سب لوگوں میں تقسیم کیا جائے تو سب اس سے بہرہ اندوز ہوں گے۔"

بہر حال جناب رسالتمآب حضرت محمدؐ مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود شریف بھیجنے سے آپ کا سچا اثر پڑھنے والے کے دل پر جم جاتا ہے، اور پھر اس سے اعمالِ صالح کا صادر ہونا آسان ہو جاتا ہے۔ درود شریف پڑھنے سے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعلیمات مبارکہ کا خیال رہتا ہے۔

کثرت سے درود شریف پڑھنے والا جناب رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا اُمیدوار بن جاتا ہے، مگر شرط یہ ہے کہ درودِ شریف پورے اخلاص و محبت سے پڑھا جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں بزرگوں کے چند واقعات ملاحظہ فرماکر اپنا ایمان تازہ کیجیے۔

= حضرت شیخ ابن حجرؒ اور علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہم نقل کرتے ہیں : کہ محمد بن سعید مطرف رحمۃ اللہ علیہ ہر شب سونے سے پہلے معین شمار و گنتی میں بر ذاتِ مقدس خیر الانام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پابندی کے ساتھ درود پڑھتے تھے ۔ ایک رات خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے ۔ فرمایا : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کہ جس منہ سے تو درود پڑھتا ہے اس منہ کو میرے نزدیک لاؤ کہ میں اس کا بوسہ لوں ۔ اس شخص (محمد بن سعید مطربؒ) کو شرم آئی کہ اپنا گندہ دہن اس لبِ اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) سے کیوں کر ملاؤں ۔ لیکن بمقتضائے " الاُمرُ فوق الادب " معذور تھا ۔ تو ناچار اپنا رخسار اس دہنِ پاک ؐ کے نزدیک لایا ۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پورے پیار و محبت سے اپنے بوسہ کے شرف سے اس کو (رخسار) کو مشرف فرمایا ۔

اس کے بعد محمد بن سعید مطرفؒ بیدار ہوا تو سارے

گھر کو خوشبو سے معطر پایا۔ آٹھ دن تک اُس کے رخساروں
اور اُس کے مکان سے ایسی خوشبو آتی رہی کہ بُوے مشک و
عنبر بھی اس کے آگے شرماتی تھی۔"

یہ ہے درود بر ذات مقدس حضرت رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی باطنی برکت۔ ہاں دل اور زبان پاک و صاف رکھو، پھر دیکھئے رحمتِ اللہ تبارک و تعالیٰ کس طرح آپ کا استقبال کرے گی۔

شعر

نظیری چناں ساز صافی سخن کُن
کہ رُوحِ نبیؐ خوش شود از مقالت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ۔

● = منقول ہے، کہ ایک رئیس جو حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مُرید تھا۔ آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ کہ آپؐ ایک قبہ کے اندر ہیں۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہاتھ

کہلا بھیجا کہ میرا سلام بختیار کاکی کو پہنچاؤ، جو تحفہ آپ بھیجتے ہیں وہ مجھے پہنچتا ہے۔ لیکن تین روز سے تحفہ نہیں پہنچا۔ جب اس رئیس نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ سلام پہنچایا تو تعظیم کے ساتھ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے پوچھا: کیا فرمایا: تو اُس نے وہی بات عرض کی۔ تو آپ نے اسی وقت اپنی بی بی کو طلب کیا اور مہر دے کر رخصت فرمایا۔ اس کے بعد شیخ نے دوسرا نکاح کیا تھا۔ اسلئے کہ تین رات درود شریف کا ناغہ ہوا تھا۔

مَا شَاءَ اللّٰہ! کتنی بڑی شانِ مقدس محبوبِ کبریا حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی۔

(خطبات حنفیہ)

شعر:۔

محمّد ﷺ پادشاہی دُنیا و دین
اِمامُ المرسلین ختمُ النّبیّین ﷺ!

● = حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی تصنیف "حرز ثمین فی مبشرات النبی الامین" میں

حرمین شریفین کی زیارت کے سلسلے میں تحریر فرماتے ہیں:

"ایک روز مجھے بہت ہی بھوک لگی تھی، میں نے اللہ تبارک تعالیٰ سے دعا کی۔ تو دیکھا کہ حضرت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ مقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آسمان سے اتری اور آپ کے دستِ مبارک میں ایک روٹی تھی گویا اللہ جل شانہ، نے حضورِ اقدس حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرمایا تھا: کہ یہ روٹی مجھے (یعنی شاہ ولی اللہؒ) مرحمت فرمائیں۔" (ایضاً)

اسی کتاب میں شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ ایک دن، رات کو کھانے کو مجھے کچھ نہ ملا تو میرے دوستوں میں سے ایک دوست نے میرے لئے ایک دودھ کا پیالہ لایا جس کو میں نے پیا اور سو گیا۔ خواب میں نبی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ دودھ میں نے ہی بھیجا تھا۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے اُس دوست کے دل میں توجہ ڈالی کہ وہ دودھ لے کر جائے۔" (بحوالہ شفاعتِ...)

حضرات ! اِن واقعات میں کسی قسم کا مبالغہ نہیں ،
ہاں یہ بات ہے کہ مسلمان میں ایمانِ کامل ہونا چاہیئے ورنہ
کونسا کمال ہے جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب
اور آخری پیغمبر محمدؐ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وآلہ واصحابہ
وسلم کو عطا نہیں فرمایا۔

شعر

چہ غم دیوار اُمّت را کہ دارد چوں تو پشتبان
چہ باک از موج بحر آں را کہ باشد نوحؑ کشتبان

= ایک بزرگ سے منقول ہے کہ میرا ایک ہمسایہ کاتب تھا
اُس کے انتقال کے بعد، میں نے اُس کو خواب میں دیکھا۔ تو میں
نے اُس سے پوچھا : کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ
کیا ہے ؟ اُس نے جواب دیا کہ اللہ جلّ شانہ، نے مجھے بخش دیا،
اور وہ کچھ عطا کیا جو میرے آنکھوں نے کبھی نہ دیکھا اور کانوں
نے نہ سُنا ہے ، اور نہ کسی کے دل پر اُن نعمتوں کا خیال اور
تصور آ جائے ۔"
کہتے ہیں کہ میں کاتب صاحب سے پوچھا : " اس کی کیا وجہ ہے ؟

اس نے جواب میں کہا: "جب میں کتابوں میں حضرت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا اسم مقدس "محمد" لکھتا تھا تو ہر جگہ آپ کے اسم مبارک کے بعد "صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ" لکھا کرتا تھا۔"

مَاشَاءَ اللّٰہ! یہ شان، یہ احترام اور یہ تعظیم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و برکت ہے۔

لہٰذا تمام مسلمان بھائیوں سے ہماری یہی گذارش ہے کہ اپنے دل و دماغ میں آں حضرت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا احترام و عظمت برقرار رکھیں، یعنی دل میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا تصور، زبان سے درود و سلام اور عمل سے آپ کی اتباع و پیروی۔ جب یہ تین چیزیں مسلمانوں میں حاصل ہو جائیں تو یقین جانیے کہ پھر تمام دینوی اور دنیاوی مقاصد حاصل ہو جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

درود شریف کے چند اہم مسائل و مباحث

بطریق سوال وجواب

سوال نمبر :- (۱)

درود ابراہیمی میں حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہی کے ساتھ کیوں تخصیص کی گئی ہے ؟

● جواب :- علمائے اسلام نے اس سوال کے بہت سے جوابات دیئے ہیں۔ جن میں سے چند ایک اس رسالہ میں لکھے جاتے ہیں ؛

اوّلاً :- شب معراج میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام ہی نے صاحب معراج حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہم کو سلام پہنچایا ہے۔ جس کی حدیث معراج میں مذکور ہے۔

ثانیاً :- انّہٗ سمّانا مُسلِمِین۔ کما اخبر عنہ تعالیٰ، رَبَّنا وَاجعَلنا مُسلِمَینِ لَکَ وَمِن ذُرِّیَّتِنَا

اُمَّۃً مُّسْلِمَۃً لَّکَ۔ (سورۂ بقرہ)

وجہ تخصیص یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے ہم کو "مسلمان" نام رکھا۔ اور بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی ہے "اے پروردگار! ہم دونوں باپ بیٹوں (حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہم الصّلوٰۃ والسّلام) کو اپنا فرمانبردار بناؤ، اور ہماری ذرّیت سے بھی اپنے لئے ایک فرمانبردار جماعت بناؤ۔" اور واضح ہے کہ اہلِ عرب حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ اور حضرت اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ کی ذرّیت و اولاد میں سے ہیں۔ تو حضور اقدس رحمتِ عالم حضرت محمّد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے بھی اُن کے اس احسان کا بدلہ دیا کہ قیامت تک اپنے اسمِ مقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابراہیم و حضرت اسمٰعیل علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے اسمائے گرامی برقرار رکھے۔

ثالثاً :- اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپؐ کو اسی طرح اپنا دوست بنائے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کو اپنا دوست بنایا۔ چنانچہ یہ دُعا قبول ہوئی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر حضرت محمّد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کو بجائے "خلیل" اپنا "حبیب" بنایا اور حبیب کا درجہ خلیل سے بڑھ کر ہے صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ وسلم۔

(دیکھو ترمذی شریف بحث مناقب)

رابعاً :- اپنے جدِّ بزرگوار کا مرتبہ عالیہ اظہار کرنے کے لئے تخصیص کی گئی۔ اور اس بات پر تنبیہ کرنے کے لئے کہ حضرت نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم نے مرتبہ عالیہ کے بعد حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا مرتبہ ہے۔ اور یہی قول راجح ہے۔

خامساً :- جناب حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی تخصیص کی وجہ یہ ہے کہ سالتمآب رحمت عالم حضرت محمّد عربی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو منجانب اللہ ربّ العزت جل شانہٗ اسی طرح الہام ہوا ہے تاکہ حضرت ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسلام کی یہ دُعا بار آور ہو جائے:

وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ۔ "یعنی: کہ اے مولیٰ! میرے لئے بعد میں آنے والوں کے لئے قیامت تک سچی زبان بناؤ، کہ وہ مجھ کو اچھے لفظوں میں یاد کریں"

یہ دُعا: "درودِ ابراہیمؑ" کی صورت میں قیامت تک باقی اور سدا بہار ہو گی۔ انشاءَ اللّٰہ تعالیٰ۔

سوال نمبر:۔ (۲)

دوسرا اہم سوال اس جگہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ عربی زبان میں یہ قاعدہ ہے کہ: مُشَبَّہ[۱]، مشبّہ بہٖ[۲] سے ادنیٰ اور کم درجہ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ "درودِ ابراہیمؑ" میں مُشَبَّہ حضرت نبی رحمت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام مشبّہ بہٖ ہیں حالانکہ حضور رسالتمآب حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مرتبہ سب سے اُونچا اور تمام پیغمبروں علیہم الصّلوٰۃ والسّلام سے بالاتر ہے۔ پھر اس جگہ اس تشبیہ سے کیا مطلب ہے؟

اس سوال کے بہت سے جوابات ہیں۔ ہم یہاں دو جواب پیش کرتے ہیں:۔

---

۱ : جس کو کسی چیز کیساتھ مشابہت دی جائے۔ ۲ : جس کیساتھ مشابہت دی جائے۔

(۱) ۔ خالص درود شریف میں مشابہت یا تشبیہ ہے۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تشبیہ دینا مقصود نہیں اور نہ درودِ شریف کی قدر و مقدار میں تشبیہ دینا مطلب ہے۔

(۲) ۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ مذکورہ قاعدہ، کہ مشبہ کا ادنیٰ اور مشبہ بہ کا اعلیٰ ہونا قاعدہ کلیہ نہیں ہے۔ بلکہ اکثر طور ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے۔ لیکن یہاں یہ معاملہ برعکس ہے۔ کہ رحمتِ عالم حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اعلیٰ اور اشرف ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لیجیے۔

سوال نمبر: ۔ (۳)

تیسرا سوال اس جگہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ رحمۃ للعلمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی مقدس ذات بابرکات پر درود بھیجنا واجب ہے یا نہیں ؟

جواب : ۔ جناب محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ذاتِ مبارکہ پر درود بھیجنا واجب نہیں۔ کیونکہ حضرت محمد رسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم : یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا۔
میں داخل نہیں ہیں۔ اس کے برخلاف آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ
وسلم : یٰاَیُّھَا النَّاسُ۔ اور یَا عِبَادِی۔ "میں داخل
ہیں۔ جیسا کہ اصول کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے۔ اُس کی وجہ اس
مختصر رسالہ میں لکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔

قرآن مجید میں صرف نبی برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔ اس میں اہل بیت رضی کا
ذکر نہیں ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ پھر حدیثوں میں اہل بیت
رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ذکر کس طرح آیا ہے؟

اس سوال کا جواب ہے کہ اہل بیت رضی جزو بدن نازنین حضرت
محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔ جیسا کہ
ارشادِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ہے :

" فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِّنِّی " : کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
میرے بدنِ مبارک (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کا ایک پارہ
ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ جز کل میں داخل ہوتا ہے۔ اسلئے " اَلنَّبِیّ "
میں اہل بیت رضی، صحابہ کرام رضی تبعًا داخل ہیں۔ یہ جواب ہمارے ایک

اُستاذ حضرت علامہ حافظ وجیہ الدین صاحب رامپوری نے میرے زمانۂ تعلیم میں ایک جلیل القدر قادری سلسلہ کے ایک پیر بزرگوار کو اُن کے اسی سوال میں دیا ہے۔ اور فرمایا: جواب کی یہ وضاحت علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کشاف" میں کی ہے لیکن میرے پاس کشاف موجود نہیں۔

مزید تحقیق یہ ہے کہ شفاء قاضی عیاض مالکیؒ میں ہے کہ عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کہ دو خصلتیں ہیں جس میں وہ ہوں گی وہ نجات پائے گا۔

- (۱)۔ سچ بولنا ــــ (۲)۔ آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت رکھنا۔

اور اتقان میں ہے کہ آیت: یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" اس طرح نازل ہوئی تھی کہ صَلُّوا عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ" اور پھر وَعَلٰی اٰلِہٖ" کی تلاوت منسوخ ہو گئی، اور حکماً باقی ہے ـــ اور تفسیر احمدی میں ہے کہ پیغمبر خدا حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے درود کے ساتھ " اٰلِہٖ" کے لفظ پر اجماع ہو گیا ہے۔ اور کہا گیا کہ آل

پر درود بھیجے بغیر درود شریف پڑھنا غیر مقبول ہے۔

(ناصر الاسرار علی دلائل الخیرات)

اور اگر کہا جائے کہ درود حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں "آل" کا ذکر نہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے اپنے دلوں میں اس کا خیال رکھتے ہیں اور پھر درود حضور کے آخر میں عموماً "وعلیٰ الہٖ واصحابہٖ" ضرور پڑھتے ہیں۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ مطلق آیتِ کریمہ پر عمل ہوتا ہے

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

سوال نمبر:- (۴)

آیتِ شریفہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے : کہ "اللہ اور اس کے فرشتے (ملائکہ) پیغمبر صاحب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ سلام کے متعلق یہ کیوں نہیں فرمایا : کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو سلام بھیجتے ہیں ؟

جواب :- اس سوال کا جواب یہ ہے — عربی میں تسلیم کے دو معنی ہیں — (۱) ۔ ایک معنی اطاعت و تابعداری کرنا ۔ (۲)

اور دوسرا معنیٰ سلام کرنے کے آتے ہیں۔
پہلا معنیٰ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے درست نہیں ہو سکتا، کیونکہ حضرت اللہ جل شبحانہٗ کسی کی اطاعت نہیں کرتا۔ بلکہ اُس کی ہی اطاعت و فرمانبرداری کی جاتی ہے۔ اور دوسرا معنے کے لحاظ سے خداوند تعالیٰ کی طرف سلام کی نسبت کرنا تو درست ہے۔ مگر جب لفظ ایسا ہو کہ ایک معنیٰ کے لحاظ سے اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف کرنا درست نہ ہو۔ اور دوسرا معنیٰ کے لحاظ سے درست ہو۔ تو احتیاط کی بنا پر ایسے لفظ کی نسبت خداوندِ واحد کی طرف کرنا ناجائز ہے۔
رہا یہ کہ تسلیم کی نسبت فرشتوں کی طرف کیوں نہیں کی گئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ختم المرسلین، سیّد الکونین حضرت محمّد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی الثقلین جنّوں اور انسانوں کے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں نہ کہ فرشتوں کے، ان کے اعمال کی پوری کیفیت خدا ہی جانتا ہے۔ وَاللہُ اَعْلَمُ وَ عِلْمُہٗ اَتَمُّ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عَرَبٍ وَمِنْ عَجَمٖ

سوال نمبر :- (۵)

عوام الناس کم علمی کی وجہ سے سوال کرتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ درودوں میں سے کونسا درود پڑھتا ہے ؟ درود ابراہیمؑ ، درود حضوریا اور کوئی درود ۔

جواب :- جب اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے درود کی نسبت کی جاتی ہے ، تو اس سے فیضانِ رحمت ، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اور آپؐ کے دین (اسلام) کا درجہ بلند کرنا۔ اس کی حفاظت کرنا اور قیامت تک اس کا باقی رکھنا مراد ہے ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سوال نمبر :- (۶)

وہ کون سے اوقات و مقامات ہیں جن میں ہر ذاتِ مقدس سَیِّدُ الْاَوَّلِیْن وَالْاٰخِرِیْن حضرت محمدؐ مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درود شریف پڑھنا مستحب ہے ؟

جواب :- وہ مقامات و مواضع یہ ہیں :-

• ۔ جمعۃ المبارک کے دن ۔ • شب جمعۃ المبارک میں • ۔ سنیچر کے

دن۔ ● اتوار کے دن میں۔ ● صبح اور شام کے وقت ● مسجد میں داخل ہونے کے وقت۔ ● مسجد سے نکلتے وقت۔ ● روضۂ مبارک کے زیارت کرتے وقت ● کوہِ صفا و مروہ پر۔ ● خطبۂ جمعۃ المبارک کے وقت دل میں۔ ● جب مُؤذن' اذان سے فارغ ہو جائے۔ ● دعائے قنوت کے آخر میں۔ ● تلبیہ اور وضو سے فراغت کے بعد۔ ● کسی چیز کو بھولتے وقت ● وعظ کے وقت۔ ● علومِ دینیہ کے نشر و اشاعت کے وقت ● درسِ حدیث شروع کرتے وقت۔ ● خطبۂ نکاح میں ● حضور سرورِ کائنات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسمِ مقدس سنتے وقت۔ اسی طرح آپؐ نامِ مقدس لیتے وقت۔ ● ختمِ قرآن کے بعد۔ وغیرہم

سوال نمبر:۔ (۷)

وہ کون سے مقامات اور اوقات ہیں جن میں درودِ شریف پڑھنا مکروہ ہے؟

جواب:۔ وہ مقامات اور اوقات یہ ہیں جن میں درودِ

شریف پڑھنا مکروہ ہیں۔ ●: نماز میں ماسوائے تشہد اور
●: ہمبستری کے وقت۔ ●: حاجت بشریہ کے وقت
●: اپنے سودا کو شہرت دینے کیلئے۔ ●: ٹھوکر لگتے وقت
●: تعجب کی بناء پر۔ ●: ذبح کرتے وقت۔ ●: چھینک
آتے وقت۔ ●: قرأت قرآن میں آپؐ کا اسم گرامی (صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آتے وقت، بلکہ قرآن شریف کی قرأت
کے فراغت کے بعد آپؐ پر درود پڑھے۔ ●: خطبۂ جمعۃ
المبارک میں بلند آواز سے۔

سوال نمبر ۸

کیا درودِ حضور پڑھنا جائز ہے؟ جب کہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ محمود گامی نے پڑھا ہے۔ جواب مفصل دیجیئے۔

جواب:۔ ہاں عشق و محبت اور والہانہ عقیدت کے ساتھ کمال ادب واحتیاط سے درود حضور پڑھنا جائز اور درست ہے۔ رہا یہ امر کہ اس میں کاف خطاب ہے اور خطاب کے لئے مخاطب کا حاضر ہونا ضروری ہے۔ تو اس کا یہ

جواب ہے کہ یہ سوال ، " اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ " میں کبھی ہو سکتا ہے۔ تو پھر وہاں بھی " عَلَیْکَ " چھوڑ دینا چاہیے۔ حالانکہ اُس کے چھوڑنے کا حکم کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ اور جو کہتے ہیں کہ یہاں حکایۃً عَنْ لَیْلَۃِ المِعراج " پڑھتے ہیں تو ایسے لوگ قیامت تک اس کا ثبوت پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ بلکہ یہ بطریق اِنشاء پڑھتے ہیں، اور نہ بطریق اخبار۔

اس سے پہلے اس رسالہ میں اس کی طرف اشارہ کر لیا گیا ہے۔ اور رہا یہ امر پھر کاف خطاب کا کیا معنیٰ ہے ؟ جواب حضور ذہنی و قلبی اس کے لئے کافی ہے ۔ جیسا کہ ہم نے اس سے پہلے عرض کیا ہے۔ علاوہ ازیں اہلِ عرب کاف خطاب کو تخیلاً جگہ جگہ مخاطب کو سامنے سمجھ کر اس کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ ہزاروں اشعار عرب اس پر گواہ ہیں۔ اور یہ کہنا کہ یہ محمود گامی نے پڑھا ہے۔ تو شکر ہے کہ وہ مسلمان تھے، نیک تھے، طالبِ علم تھے۔ وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ

مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ " میں داخل ہیں۔ کہ اُن کی پیروی کرو جنہوں نے میری طرف رجوع کیا ہے ۔ (لقمان)

مزید تحقیق فتاوٰی رحیمیہ میں دیکھئے۔ اور اگر آپ تحقیقی جواب چاہتے ہیں تو وہ بھی مختصر لفظوں میں ملاحظہ فرمائیے وہ یہ ہے، کہ :-

آنحضور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایک دن حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم یاد آگئے ـــــ تو فرمانے لگے :

" یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپ کی شان وعظمت کتنی اونچی ہے کہ آپ ستون کے ساتھ سہارا لے کر خطبہ فرماتے تھے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ،

جب اسلام کے حلقہ بگوشوں کی تعداد بڑھ گئی تو رسالت مآب حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے منبر بنایا گیا تو وہ ستون اُستن حنانہ اس جدا ہو کر رو پڑا۔ ہم تو زیادہ حقدار وسزاوار ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی فرقت وجدائی پر روئیں۔ پھر پڑھنے لگے :

"صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ"

حضرت پیغمبرِ خدا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظمت اتنی زیادہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے کلامِ پاک میں فرماتا ہے : مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۔ یعنی: "جس نے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) کی اطاعت کی، اس نے خدا کی اطاعت کی۔"

اور اگر حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ السلام کے لئے تخت تھا جو صبح کے وقت ایک ماہ کی مسافت اور شام کے وقت ایک مہینہ بھر کی مسافت طے کر پاتا۔ تو ہمارے پیغمبرِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمال کے کیا کہنے۔ کہ حضرت سیّد المرسلین حبیبِ خدا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے شبانہ ساتٓ آسمانوں کی سیر فرمائی، اور پھر فجر کی نماز مکہ شریف میں ادا کی۔"

اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں : صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ " (اللہ کی رحمتیں آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) پر نازل ہوں اور میرے ماں باپ آپؐ پر قربان)۔ کہتے ہیں کہ بایں عظمت آپؐ کے تواضع اور

اور نہ یہی کے کیا کہنے کہ، کملی والے حبیب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اُون کا لباس زیب تن فرماتے تھے، دراز گوش پر سوار ہوتے تھے، کھانا تناول فرمانے کے بعد انگشت ہائے مقدسہ کو چاٹتے تھے صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ بِأَبِي أَنْتَ أُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ کہتا ــــ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ــــ

بہر حال اس طویل واقعہ میں جس سے ہم نے چند سطروں کا ترجمہ نقل کیا ہے یہ تین مرتبہ درود حضور نقل کیا گیا ہے۔ اور نقل کرنے والے حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عالم اور درودِ حضور پڑھنے والے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جن کے بارے میں آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "إِنَّ اللهَ يَنْطِقُ بِلِسَانِ عُمَرَ" اللہ تعالیٰ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نطق حق (حق گوئی کا شرف بخشا ہے)۔ تو کیا آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو محمود گامی نام رکھا۔ فَيَا لَلْعَجَبِ وَلِضَيْعَةِ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ لوگو! علم وادب اور احترام سلف کے باقی نہ رہنے پر جتنا تعجب کرنا چاہو تو کرو ــــ بہر حال درودِ شریف کی ہزاروں

ہوئے ہیں ہزاروں کلمے اور الفاظ ہیں جس درود کو پڑھنا چاہو
پڑھا کیجئے۔ اور بہتر یہ ہے کہ مختلف اوقات میں مختلف درودِ
شریف پڑھے جائیں تاکہ بہت سی برکتوں کے ہم اُمیدوار بنیں۔
مگر نمازوں میں جیسا کہ پہلے گذر گیا ہے صرف درودِ ابراہیمی پڑھنا
چاہیے جس کی وجہ پہلے ہی بیان ہو چکی ہے ۔ اور مزید تحقیق
درود شریف کے چند اہم مباحث میں آجائے گی ۔ فانتظر

دوسری دلیل درود حضوری کی صحت پر

درودِ شریف کی مشہور کتاب "دلائل الخیرات" ہے۔ محدثین کرام باضابطہ اس کے پڑھنے کی اجازت دیتے تھے۔ خاص کر خاندانِ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ اس کے پڑھنے کی خاصی اہمیت ہیں۔

چند سال پہلے جب مرحوم و مغفور ڈاکٹر محمود چانسلر جامع ازہریہ مصر کشمیر تشریف لائے تو علماءِ کرام کے مجمع میں خاکسار کو اس کی اجازت سے سرفراز فرمایا۔ اسی دلائل الخیرات

میں یہ دُعا بھی مذکور ہے جس کے مطالعہ سے آپ کو ان شاء اللہ درود حضور کے جائز اور معمول بہ ہونے پر اور بھی زیادہ یقین ہوگا۔ وہ دُعا یہ ہے :

" اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی عِنْدَکَ یَا حَبِیْبَنَا ، یَا سَیِّدَنَا مُحَمَّدُ اِنَّا نَتَوَسَّلُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ فَاشْفَعْ عِنْدَ الْمَوْلَی الْعَظِیْمِ یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ الطَّاھِرُ ۔ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیْنَا بِجَاھِہٖ عِنْدَکَ ..... الخ

اس عبارت کا اُردو ترجمہ ملاحظہ ہو :۔

" اِلٰہی ! درود و رحمت بھیج ہمارے سردار حضرت محمدؐ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اور اُنؐ کی آل پر۔ اور اے خداوندا ! سلام بھیج (اُن سب پر) ۔ میں متوجہ ہوتا ہوں تیری طرف اے خدا بوسیلہ تیرے برگزیدہ حبیب اور ہمارے حبیب اور ہمارے سردار (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم ۔)

اے مُحَمَّد ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم) ، ہم وسیلہ بناتے ہیں آپؐ کو آپؐ کے پروردگار کی طرف ، تو ہماری شفاعت فرمائیے

ہمارے ربّ کریم کے پاس ۔ اے بہت ہی اچھے رسُول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ، اے خدا آپ کی شفاعت ہمارے حق میں قبول فرمائے ۔"

حضرات ! اس دُعا میں بھی : "یَا حَبِیْبَنَا" "یَا سَیِّدَنَا" اور "یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ" آیا ہے یہی درودِ حضور ہے۔ اور یہ دُعا پوری سند کے ساتھ ثابت ہے۔ اور علماءِ اسلام کے ہاں معمول بہ ہے۔ پس درودِ حضور کو ناجائز بتلانے والے پورے مسلمان نہیں ہیں۔ البتہ اس کتاب محشی لکھتے ہیں : "یَا سَیِّدَنَا مُحَمَّدُ اور یَا نِعْمَ الرَّسُوْلُ" پڑھتے وقت یہ تصوّر کرلے کہ میں روضۂ مطہرہ کے سامنے حضور اکرم حضرت محمّد رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کر رہا ہوں ۔ اور یہ ہرگز تصوّر نہ کرے وہ میرے سامنے ہیں ، کیونکہ ایک ادنیٰ غلام کے لئے یہی زیبا ہے کہ وہ اپنے آقا کے ہاں اور اُس کے کوچہ میں حاضری دے ۔ اور نہ یہ کہ اپنے آقا کو اپنے پاس کھڑا کرے ۔

بہرحال درودِ حضور کے جائز ہونے پر قریب قریب

اجماعِ اُمّت ہے۔ البتہ آداب ملحوظ رکھ کر افراط و تفریط سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔ یہ مذکور الصدر دو دلیلیں جواز کے لئے کافی ہیں۔ پھر بھی ہم طرداً للباب اور تھوڑی سی وضاحت کرتے ہیں۔ کہ :-

مشہور کتاب القہستانی میں "کنزُ العباد" سے نقل کرکے لکھا ہے: ملاحظہ ہو :-

" اَنَّہٗ یَسْتَحِبُّ اَنْ یَقُوْلَ عِنْدَ سَمَاعِ الْاُوْلٰی مِنَ الشَّھَادَتَیْنِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ..... الخ وَبِمِثْلِہٖ یُعْمَلُ فِی الْفَضَائِلِ ۔"

اس عبارت کا ترجمہ ملاحظہ ہو :- کہ،

"مستحب اور پسندیدہ ہے کہ جب کوئی اذان میں : اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ " کہے تو اس کا اس طرح جواب دے : صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ " (آپ پر اللہ تعالیٰ رحمت نازل ہو۔) ایسے شخص کے لئے حضرت پیغمبر کریم جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم قیامت کے دن جنت کی طرف

رہبری فرمائیں گے۔

اسی طرح " فضائل الشھود والایام میں حضرت امام نودی شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے: کہ جو شخص جمعۃ المبارک کے دن: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ " ستر بار پڑھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں پوری فرماتا ہے۔ ہاں لیجیے کہ محدثین کے ہاں بعض ایسی روایتوں میں سند کے اعتبار سے ضعیف ہو، مگر انہی محدثین کے نزدیک فضائل اعمال میں ایسی روایتیں قابلِ قبول ہوتی ہیں۔ پھر ایسے جلیل القدر علماء اور اکابرِ ائمت کو مشرک کہنا کون سا دین اجازت دیتا ہے، اور یہ کتنا ظلم عظیم اور مذموم جسارت ہے۔

آئیے! اس سلسلہ میں سابق مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت الحاج مفتی عزیز الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں حضرت مرحوم سے مولانا سیف اللہ شاہ صاحب برادرِ خورد حضرت علامہ محدث کشمیریؒ کے ہیں، سوال کیا ہے: مفتی اعظم سے اس طرح سوال کیا گیا:۔

سوال: بعض جگہ پر قدیم عرصہ سے یہ طریقہ مروّج ہے کہ صبح

کی نماز کے بعد تمام نمازی مِلکر بآوازِ بلند دَس مرتبہ درودِ شریف
اس طرح پڑھتے ہیں :-

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَسَلَّمَ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبُ اللّٰہ

اور گیارھویں مرتبہ یہ قطعہ پڑھتے ہیں :-

ہزاراں درود و ہزاراں سلام
بروحِ محمد علیہ السلام

کیا یہ درودِ شریف اور یہ قطعۂ نعتیہ پڑھنا شرعاً و مذہباً جائز ہے یا نہیں ؟ نیز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہر وقت حاضر و ناظر جاننا درست ہے یا نہیں ؟ ۔ یہ الفاظ ہو بہو مذکور الصدر سائل کے ہیں ۔ اب مفتی عزیز الرحمٰن صاحب کا جواب ملاحظہ فرمائیے :

الجواب :- سب درود شریف بالفاظ مختلفہ جو کہ علماءِ کرام اور صُلحاءِ اُمّت کے اوراد و اذکار میں معمول بہ چلے آئے ہیں ۔ اِن سب کا پڑھنا شرعاً جائز اور موجبِ ثواب و برکت ہے ۔ اگرچہ مابین درودوں کے باعتبار کثرت و قلّت ثواب کے

تفاوت ہے، جیسا کہ قرآنِ عزیز کی آیات کریمہ اور سورۂ مقدسہ میں بھی باعتبارِ اجر و فضیلت، قلّت و کثرت ثواب کا تفاوت ہے۔ باوجود اس کے تمام قرآنِ عزیز کی تلاوت بعد الفرائض افضل العبادات و اقرب الطاعات ہے۔ اور یہی حکم سب درودوں کا سمجھنا چاہیئے۔

بہر حال درود شریف مسئول عنہ اور قطعۂ نعتیہ پڑھنا بلا تردّد جائز اور درست ہے۔

جامعہ اسلامیہ دیوبند کے جریدۂ "قاسم العلوم" بابت ماہ شوال المکرم و ذیقعدہ ۱۳۴۷ھ ہجری (فماذا بعد الحق الّا الضلال)۔

اس فتویٰ کے بعد بھی کسی بے علم کا اس درودِ شریف کی محمود گامی کا کہنا کتنا سفید جھوٹ ہے۔

دوسرے سوال کا جواب یوں دیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہر وقت حاضر و ناظر جاننا صحیح نہیں ہے۔

نوٹ:- میرے خیال میں اس کی وجوہ بہت سی ہیں: مثلاً،
(۱)۔ خداوند تعالیٰ کے علم و قدرت سے مشابہت نہ ہو جائے۔

(۲) آدمی گاہے باوضو، گاہے بے وضو اور کبھی نامناسب حرکات میں ہوتا ہے۔ اور پھر گاہے بول و براز' پیشاب یا خانہ میں ہوتا ہے اس لئے اعتقاد کو صحیح رنگ میں پیش کرنا چاہیئے۔ اس میں افراط و تفریط اور پارٹی سپرٹ کا ذریعہ نہیں بنانا چاہیے اور خاص جناب رسالتمآب حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا احترام ملحوظ رہنا چاہیے۔

اور وہ لوگ پھر بھی اس بات پر غور کریں جو درود حضور پڑھنے سے منع کرتے ہیں، محض اس لئے کہ اس میں حرف ندا اور کاف خطاب ہے۔ وہ بتائیں: کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالے عنہم اجمعین میں" التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ " نمازوں میں پست آوازوں سے پڑھتے تھے، اُن کے لئے کیسے جائز تھا ؟ اور ہمارے لئے ناجائز ہو گیا۔ اُن کا اعتقاد تھا کہ ملائکۃ اللہ ہمارا درود آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچاتے ہیں اور یہی اعتقاد ہمارا بھی ہے۔ اور گو بعض پڑھنے والے ایسے نیک اور صالح ہوتے ہیں، کہ اُن سے تمام حجابات اور پردے اُٹھ جاتے ہیں۔ ہاں یہ بات یاد

رکھیئے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے
حضرت پیغمبر آخر الزماں رحمت عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے وصال کے بعد : " اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ " پڑھنا
شروع کیا تو اس کا یہ جواب ہے کہ اوّل اس روایت میں اضطراب
ہے ۔ اور دوّم اُمّت نے اسے تلقی القبول نہیں ۔

بہر حال اس مختصر رسالہ میں ہم اسی پر کفایت کرتے ہیں ۔
یار زندہ صحبت باقی ،، اسی جذبہ کے تحت میں بھی اس وقت
بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہو کر
عرض پرداز ہوں ۔

زِ خاک اے لالۂ سیراب برخیز
چو نرگس خواب چندا ز خواب برخیز

اس شعر کا ترجمہ : " اے لالہ خوش رنگ اُٹھیئے اپنی شادابی
دیدار اور سیراب سے ہمارے سیاہ دلوں کو منوّر فرمائیے ۔ اور
خواب نرگسین کب تک آپ اختیار فرمائیں گے ، حالانکہ ہم تباہ
حال ، محتاج ہدایت و رہبری ہیں ۔" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

یہ بات یقینی ہے کہ دُنیائے اسلام میں وقتِ واحد میں لاکھوں

مسلمان، السَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ " پڑھتے ہیں، تو پھر بیک وقت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کس طرح اتنے سارے اُمّتیوں کا سلام پہنچایا جاتا ہے۔ اور آپؐ اُن سب کا جواب علیحدہ علیحدہ کس طرح فرماتے ہیں ۔؟

جواب :۔ قبض رُوح پر حضرت عزرائیل علیہ السّلام قدرت کی طرف مقرّر ہیں، تو بتائے وہ کس طرح وقت واحِد میں بہت ساروں کا قبضِ رُوح فرماتے ہیں۔ جو آپ کا جواب ہوگا۔ وہی جواب ہمارا بھی ہوگا۔ اور اگر کہیں گے کہ حضرت عزرائیلؑ کو قبض ارواح کے لئے لشکر اور فوج تابع اور ماتحت ہے، جو حضرت عزرائیل علیہ السّلام کے حکم سے یہ ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جل شانہٗ نے جواب سلام کے لئے ایک ایسا عظیم الشان مُلک ہے جو رُوحانی قوت سے بہت زیادہ بہرہ ور ہے، وہی جواب سلام دینے پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے باذنِ اللہ مقرّر اور مُعین ہے۔ اور کیا آپ نہیں دیکھتے ہیں کہ اس ہمارے زمانہ میں بھی ٹی وی اور ریڈیو سے بیک وقت لاکھوں اور

کروڑوں انسانوں کو ایک شخص اپنے خطاب سے شرف بخشتے ہیں، اور کروڑوں لوگ اس کی تقریر سے وقتِ واحد میں اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر اس کی تقریر اور خطابِ خاص سے فائدہ اُٹھاتے ہیں، اور روحانیت کا درجہ اس سے کروڑوں گُنا زیادہ ہے۔

سُبحان اللّٰہِ ما اعظمَ شانہٗ۔ اور ارواحِ طیبہ عالمِ مشاہدات میں ہوتی ہے، اور عالمِ مشاہدہ میں حجابات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ باور نداری تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا "یا ساریۃَ الجبل" کا واقعہ یاد کیجیے۔

باقی اس رسالہ میں اس سے اور زیادہ گنجائش نہیں ___ ہاں، "دلائل الخیرات" پڑھا کیجیے، انشاء اللہ معلومات میں اور زیادہ اضافہ ہوگا۔

سوال:۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ نے ہم مسلمانوں کو اپنے محبوب ترین رحمۃ للعٰلمین سید المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے، مگر ہم اس کا اُلٹ پلٹ کرتے ہیں: کہ ہم خداوند تعالیٰ ہی سے

التماس کرتے ہیں کہ آپ بھی ہمارے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجئے۔ یہ عجیب سی بات ہو جاتی ہے۔

الجواب :۔ حضرات! اللہ تبارک تعالیٰ جل شانہٗ اس آیتِ کریمہ میں ہمارا پیغمبر رحمت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات یاد دلایا ہے۔ یعنی: کہ "تم کفر و شرک تاریکی وجہالت میں ڈوبے ہوئے تھے، تم خدا ناآشنا بنے ہوئے تھے۔ تم ایک دوسرے کے ساتھ جنگ و جدال میں رہتے تھے اور دنیا امن و سلامتی سے غافل اور بے بہرہ تھی تو ہم نے تمہاری طرف نبیّ اُمّی، (جناب محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کو مبعوث فرمایا، انھوں نے تمہارے دلوں کو توحید و رسالت کے نور سے منوّر کیا اور شمع تاباں بنایا۔ اور تمہیں پریم وآشتی، محبّت و اُلفت کے نور سے منوّر اور مالامال کیا، اور تمہیں ایسا روشن دین عطا کیا جو تمہارے لئے زندگی کے ہر شعبہ کے لئے رہنما ہے، اور اب تم نے اُن کا دین اور اُن کے فرمودات قبول کئے۔ لہٰذا اب تم اس جلیل القدر پیغمبر (محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کا شکریہ ادا کرو۔ وہ آپ پر درود و سلام بھیجنے کے

ذریعہ ہوگا۔" تو ہم اللہ تبارک و تعالیٰ جل شانہٗ سے عرض کرتے ہیں:
"اے اللہ! یہ ہماری بس کی بات نہیں، کہ ہم اس جلیل القدر پیغمبر
رحمۃ للعلمین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم کے احسانات کا شکریہ بجا لائیں۔ لہٰذا آپ ہی اے ربّ الارباب
اس شاندار پیغمبرِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیے۔
یعنی اپنی توجہ خاص سے آپؐ کے دین کو محکم بنائیے، اس کا چراغ
قیامت تک روشن رکھیے۔ اور اس دینِ حق کی سچائی اور دائمی بنائے
تاکہ کل دنیا اس سے روشن ہو جائے اور رفتہ رفتہ سب لوگ یہ دین
قبول کرکے حلقہ بگوشِ ختم المرسلین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہونگے۔ اے اللہ! یہ کام آپ ہی کا
ہے اور ہماری طرف سے التماس ہے"۔ غرض اس سے تعظیم نبوی صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عیاں کرنا مقصود ہے۔

شعر
محمدؐ کی غلامی ہے سند آزاد ہونے کی
خدا کے دامنِ توحید میں آباد ہونے کی

سوال:۔ جناب سرالتماب رحمت عالم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کرنے کے لئے دوسرے ذرائع بھی ہو سکتے ہیں۔ تو درود شریف ہی اُن کے لئے کیوں مخصوص کیا گیا ؟

جواب :۔ درودِ شریف میں خصوصیّت کے ساتھ نامِ مقدّس حضرت سیدالمرسلین رحمۃً للعالمین جناب محمّد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اور آپؐ کے لئے التماس درجاتِ عالیہ بدرگاہِ الٰہی ہے، چونکہ آپ کا نامِ مقدسؐ میں خاص برکت ہے۔ یہ اسم مقدس زبان پر لانے کے وقت دل پر حضور اکرم حضرت محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا زبردست اثر پڑتا ہے۔ آپؐ کے اعمال، افکار، احکام و تعلیمات یاد پڑتے ہیں اور درود خوان کو آپ کی ذاتِ مقدّس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک خاص تعلق اور لگاؤ پیدا ہوتا ہے اور اس تعلق اور لگاؤ کی بناء پر درود شریف پڑھنے والا بڑے خیر و برکت اور ثوابِ عظیم کا اُمیدوار ہو جاتا ہے، اور گناہوں سے خود بخود بچ کر غیر اسلامی اسمبلی کے طواف و زحمت سے نجات مل جاتی ہے۔ بالفاظ دیگر سچّے اور پکّے درود خوان کو رُوحِ انورِ محمّد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم رہنمائی فرماتی ہے۔ یہ کیفیت اور یہ فائدے بغیر درود شریف پڑھے اور کسی چیز سے حاصل نہیں ہوگا

اور ثواب کی زیادتی تلاوت قرآن حکیم سے حاصل ہوتی ہے تو قرآن شریف کی تلاوت کے بعد درود شریف پڑھنے کا ہے۔

سوال ہوا: تو کیا آپ کے جواب کا یہ منشاء ہے کہ معاذ اللہ ابھی آنحضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ عالیہ اپنی آخری حد تک نہیں پہنچا ہے؟

جواب: رعیت کی تعریف سے بادشاہ اور عظمت نہیں بڑھتی بلکہ اس سے رعایا کی شان دوبالا ہوتی ہے۔ لہٰذا کثرت اور پورے اخلاص اور محبت سے اپنے آقائے نامدار حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھا کیجیے، تو اس سے آپ کی ظاہری و باطنی نزدیکی حاصل ہو جائے گی۔

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عاشقِ اُو خدائے اُو
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ جان و دِلَم فدائے اُو

سوال: ایسا درود شریف بتلائیے کہ جس کی بدولت اس کا پڑھنے والا خواب میں اپنے پیارے نبیِّ خدا کے حبیب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے فیض یاب ہو جائے؟

جواب :۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ "ترغیب اہل العبادات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

" جو شخص شب جمعتہ المبارک میں دو رکعت نماز پڑھے، اور ہر رکعت میں گیارہ بار آیت الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ احد... الخ پڑھے اور سلام کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھے مذکورہ صیغہ کے ساتھ، تو اس کو حضور رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت خواب میں نصیب ہو گی۔ تین جمعتہ المبارک سے تجاوز نہ کرے۔ درود شریف یہ ہے :۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَیْتِ الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِرُوْحِ سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّی السَّلَامَ۔"

ترجمہ :۔ "اے اللہ! اے حل و حرم کے پروردگار، اور اے مشعر حرام اور حرمت والے کعبہ کے پروردگار! اے رکن و مقام کے مالک، ہمارے سردار حضرت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روحِ پاک کو میری طرف سے سلام پہنچا دے۔"

اور حضرت مولانا موصوف مزید فرماتے ہیں، کہ جو کوئی مذکورہ درود

شریف کو سوتے وقت چند مرتبہ پڑھا کرے، تو وہ ضرور آپؐ کے جمالِ جہاں آرا سے سرفراز ہوگا صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ

(بحوالہ صلوٰۃ وسلام)

اور مطالع المسرات، "شرح دلائل الخیرات" میں اس سوال کا جواب اس طرح دیا گیا ہے کہ حضور پُر نور حضرت محمدؐ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، کہ :- جو شخص یہ درود شریف پڑھنے کی عادت ڈالے وہ مجھے خواب میں دیکھے گا۔" درود شریف کے کلمات یہ ہیں :

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَجْسَادِ، وَصَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ، اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْ لِرُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَسَلَامًا۔"

ترجمہ: "اے خدا! اپنی بے شمار رحمت بھیج حضرت محمدؐ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رُوحِ مقدس پر رُوحوں میں، اور حضرت محمدؐ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے جسدِ اقدسؐ پر عالمِ اجسام میں، اور حضرت محمدؐ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی قبرِ مبارکؐ پر رحمت نازل کر

عالمِ قبور ہیں، اور اے اللہ! میری طرف سے حضرت محمدؐ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی روحِ اطہرؐ کو درود و سلام کا تحفہ پہنچا دے۔"

سوال :۔ زیارت روضۂ مطہرہ حضرت سید المرسلین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وقت کون سا درود شریف پڑھنا چاہیئے؟

جواب :۔ جو درود شریف آپ پڑھنا چاہیں، پڑھ سکتے ہیں مگر یہاں دو باتیں یاد رکھیئے۔ اوّل: آپؐ کی قبرِ مقدس صلی اللہ تعالیٰ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی اہمیت و عظمت جیسا کہ خود حضرت پیغمبرِ رحمت جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يَزُرْنِي فَقَدْ جَفَانِي"

یعنی: "کہ جس نے باوجودِ طاقت و گنجائش میری قبرِ مبارک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت نہ کی تو اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔"

اور فرمایا: "مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَمَاتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي۔"

یعنی: "کہ جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی، گویا اُس

نے میری مبارک زندگی میں میری زیارت کی۔" صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

اور یہ بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

" مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ "۔

یعنی: "جس نے میری قبر مقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت لازمی اور واجب ہوگی۔"

علامہ شیخ حسن بن علی الشرانبلالی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

" وَمِمَّا هُوَ مُقَرَّرٌ عِنْدَ الْمُحَقِّقِيْنَ اَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ يُرْزَقُ بِجَمِيْعِ الْمَلَاذِ وَالْعِبَادَاتِ غَيْرَ اَنَّهُ حُجِبَ عَنْ اَبْصَارِ الْقَاصِرِيْنَ عَنْ شَرِيْفِ الْمَقَامَاتِ .... الخ "

اس عبارت کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے:

"کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالاتفاق زندہ ہیں۔ قبر مبارک میں آپ رزقِ الٰہی اور عبادات و اذکار سے معمور و سرفراز ہیں۔ مگر یہ بات ہے کہ جو لوگ مقامات مقدسہ کی عظمت کے دیکھنے سے قاصر اور عاجز ہیں اُن سے محجوب اور

پردہ میں ہیں۔"

اور آگے چند سطروں کے بعد فرماتے ہیں:۔

"کہ جو شخص زیارت قبرِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارادہ کرے، اُس کو چاہیئے کہ وہ کثرت درود شریف بر ذاتِ مقدسہ خیر الانام سید المرسلین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھا کرے، کیونکہ آپؐ اس درود کو سُنتے ہیں جو آپ کی طرف پہنچایا جاتا ہے۔ اور درود شریف کی فضیلت محتاجِ بیان نہیں ہے۔ جیسا کہ نُور الایضاح میں ہے:

"یَنْبَغِیْ لِمَنْ قَصَدَ زِیَارَۃَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُکْثِرَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ فَاِنَّہٗ یَسْمَعُھَا وَتَبْلُغُ اِلَیْہِ وَ فَضْلُھَا اَشْھَرُ مِنْ اَنْ یُذْکَرَ۔"

مدینہ شریف کے در و دیوار دیکھتے وقت

یہ دعا پڑھیے۔

"اَللّٰهُمَّ هٰذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ وَمَهْبِطُ
وَحْيِكَ فَامْنُنْ عَلَيَّ بِالدُّخُوْلِ فِيْهِ
وَاجْعَلْهُ وِقَايَةً لِّيْ مِنَ النَّارِ وَ
اَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ
الْفَائِزِيْنَ بِشَفَاعَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْمَاٰبِ وَيَغْتَسِلُ قَبْلَ
الدُّخُوْلِ اَوْ بَعْدَهٗ قَبْلَ التَّوَجُّهِ لِلزِّيَارَةِ
اِنْ اَمْكَنَهٗ ۔"

اس دعا کا ترجمہ اردو میں ملاحظہ فرمائیے:

" اے اللہ! یہ مدینہ آپ کے حبیب، پیغمبرِ برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا حرم محترم اور آپ کی وحی

نازل ہونے کی جگہ ہے۔ مجھ پر اس میں داخل ہونے کے لئے احسان رکھ، اور اس داخلہ کو میرے لئے نارِ جہنم سے بچنے کے لئے ایک ڈھال بنا دے، اور اپنے عذاب سے امن و نجات کا وسیلہ بناؤ، اور مجھے رسول رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی شفاعت سے کامیاب اور بامقصد بنا۔ قیامت کے دن، اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے سے پہلے غسل کرلے، جبکہ غسل کرنا ممکن ہو جائے اور خوشبو استعمال کرے۔۔۔۔ اِلیٰ اٰخر

مختصر یہ کہ جب حضور انور حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس پہنچ جاؤ گے تو پشت بقبلہ اور منہ بروضۂ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کرکے ادب و احترام کی بنا، پر شرعی چار گز دُور رہ کر آپؐ کے سر مقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم کی محاذات میں کھڑے ہو کر سلام عرض کرو۔ آپؐ تمہارا سلام سُن کر جوابِ سلام فرماتے ہیں، اور تم کو دیکھتے ہیں، اور تمہارا کلام سُنتے ہیں، اور تمہاری دُعا پر آمین فرماتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم۔"

سلام اس طرح پیش کرو :-

"السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰه ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِیَّ الرَّحْمَة السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا شَفِيْعَ الْاُمَّة ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْن ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْن ، السَّلَامُ يَا مُزَّمِّلُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُدَّثِّرُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ وَ عَلٰى اُصُوْلِكَ الطَّيِّبِيْنَ وَ اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ الَّذِيْنَ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ قَوْمِهٖ وَ رَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ ، اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ ، وَ اَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَ نَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَ اَوْضَحْتَ الْحُجَّةَ وَ جَاهَدْتَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ جِهَادِهٖ ، وَ اَقَمْتَ الدِّيْنَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ

صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اَشْرَفِ الْمَکَانِ تَشَرَّفَ بِحُلُوْلِ جِسْمِکَ الْکَرِیْمِ فِیْہِ صَلٰوۃً وَ سَلَامًا دَائِمَیْنِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ عَدَدَ مَا کَانَ وَ عَدَدَ مَا یَکُوْنُ بِعِلْمِ اللّٰہِ ..... الخ

اس عبادت کا اُردو ترجمہ ملاحظہ فرمائیے :

"اے میرے مولیٰ ! یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم آپؐ پر اللہ تعالیٰ کا سلام ہو ، اے اللہ کے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپؐ پر سلام ہو ، اے اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپؐ پر سلام ہو ، اے رحمت کے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپؐ پر اللہ کا سلام نازل ہو ، اے بے کس اُمّت کے شفاعت فرمانے والے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپؐ پر سلام ہو ۔ اے تمام مرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپؐ پر اللہ کا سلام ہو ۔ اے آخری نبیؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپؐ پر سلام ہو ۔ اے کملی اوڑھنے والے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم ! آپؐ پر ربّ العالمین

کا سلام ہو۔ اے چادر ڈھونڈنے والے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! سلام قبول فرمائیے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاک اصول (آبا و اجداد) پر سلام ہو۔ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اُن پاک و پاکیزہ صفت اہلِ بیت رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین پر سلام ہو، جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر قسم کے گناہوں کی آلودگی سے پاک فرماکر اُن کو پاک و صاف بنا دیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہماری طرف سے اس سے بہترین بدلہ اور عمدہ جزا دے جو وہ کسی نبیؑ کو اس کی قوم کی طرف سے، اور کسی رسولؑ کو اُس کی اُمت کی طرف سے عطا فرما دے گا۔

حضور (صلی اللہ علیک وسلم) میں سچی گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ اللہ تبارک و تعالیٰ کے پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپؐ نے حق تعالیٰ کا پیغامِ حق پہنچایا، اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی امانت کو ادا فرمایا۔ اور اپنی سیاہ کار اُمّت کے لئے راہِ نجات تلاش فرمایا، اور حقانیت اور صداقت کی دلیل وانکشاف فرمائی، اور اللہ جل جلالہٗ کے راستہ میں اس طرح جہاد فرمایا جیسا کہ اُس

کا حق تھا، اور دین (اسلام) کو رہتی دُنیا تک قائم کیا یہاں تک کہ آپؐ اپنے ربِّ کریم سے جا ملے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر اللہ ربّ العلمین کا بے شمار درود و سلام ہو۔ اور پھر آپؐ ایسی جگہ آرام فرما ہوئے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس میں اُترنے کے سبب رشکِ جنّت کی باعث ہوا اس پر بھی اور آپؐ پر صلوٰۃ و سلام نازل ہو ربّ العلمین کی طرف ہمیشہ ہمیشہ نازل ہو اُن مخلوقات کا شمار و گنتی میں جواب تک پیدا ہوئی اور جو اللہ تبارک تعالیٰ کے علم میں آئندہ پیدا ہوگی ... الخ ’امین، ثمّ امین،، شعر

تُو صاحبِ کان کنت کنزاً

اعیان رُسُل فراضہٗ چینت

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن ـ ؎

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّا اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۝ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ۝ (سورۃ الاحزاب ۴۵، ۴۶، ۴۷)

****

زباں پر اے خوشا صلِّ علیٰ یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نام جبریلِ امیںؑ لے کر سلام آیا
محمدؐ! جانِ عالم، فخرِ آدمؑ، ہادیٔ اکرم
امامُ الانبیاءؑ، خیرُ البشرؐ پیغمبرِ اعظمؐ
محمدؐ! وہ جمالِ اوّلین، وہ پیکرِ نوری
محمدؐ کاشفِ سرِّ ظہور و رمزِ مستوری
محمدؐ احمد و حامد جسے خالق نے فرمایا
ازل سے جس پہ قرباں ہے لواءُ الحمد کا سایہ

مُحمّدؐ! جس کو دُنیا صادقُ الوعدالامین کہدے
وہ بندہ جس کو رحمان رحمۃً للعالمین کہدے
وہ شاہد وہ مبشّر، وہ نذیر و آمر و ناجی
خدا کے حکم سے حاکم مطاع از ماہ تاماہی
مُحمّدؐ! صاحبِ خلقِ عظیم و ناشرِ حکمت
مُحمّدؐ! مصدرِ فیضِ عمیم و شافعِ اُمّت
بصورت نُورِ سُبحانی، معنی ظلِّ روحانی
پیامِ زندگانی مظہرِ تائیدِ ربّانی
زکی و مبلّغ صاحب اُمّ الکتاب اُمّی
نبیِّ داعی اللہ رہنمائے شیخ و شاب اُمّی
خدا نے پیار سے جس کو پکارا جس طرح چاہا
وہ مُدّثر، وہ مُزمّل، وہ یٰسین اور وہ طٰہٰ
جو ھرِ مومناں بن کر رؤف آیا رحیم آیا
خطا پوش و عطا پوش وہ خلیق آیا کریم آیا
وہ بندہ جو نکلا اہلِ اقدامات اسریٰ کا
وہ جس کے ہاتھ نے اُلٹا نقاب آیات کبریٰ کا

وہ جس نے منتہائے حسنِ معنیٰ اس طرح دیکھے
نگاہیں روبرو اور فاصلہ قوسین او ادنیٰ
نذیرِ اہلِ خصومت پر بشیرِ اہلِ محبت کا
معلّم دینِ فطرت کا مبینِ درسِ حکمت کا
محمّد مصطفیٰ بھی ہے وہ احمد مجتبیٰ بھی ہے
وہ مطلوبِ خلائق بھی وہ محبوبِ خدا بھی ہے
وہ جس کو فاتحِ ابوابِ اسرارِ قدم لکھیے
بنائے عرش و کرسی باعثِ لوح و قلم لکھیے
اسے شمس الضحیٰ لکھیے اسے بدر الدجیٰ کہیے
ظہورِ نور کو اس کے تبسّم کی ضیا کہیے
علی الاعلان سرِّ کنت کنزاً مخفیاً کہیے
مگر ان کی شریعت کا ادب مانع ہے کیا کہیے
وہی حاکم بامر اللہ، دردِ آگاہ محکوماں
درِ حق سے جواب باصواب آہِ مظلوماں
وہ حاصل برگزیدہ ہستیوں کی التجاؤں کا
فرشتوں کی تمنّاؤں، رسولوں کی دعاؤں کا

محمدؐ! دیدہ و دل کی تجلی بہرِ مجبوراں
محمدؐ! آخری حرفِ تسلی بہرِ مزدوراں
محمدؐ! بے کسی کے درد کو پہچاننے والا
سرشکِ گرم، وہ آہِ سردِ کو پہچاننے والا
محمدؐ! التجائیں سُننے والا ماننے والا
خموشی کی صدائیں سُننے والا ماننے والا
محمدؐ! زورِ معبودانِ باطل توڑنے والا
محمدؐ! حق سے رشتہ آدمی کا جوڑنے والا
محمدؐ! جس کا نصبُ العین دُنیا کی بھلائی تھی
اسی پر آج دُنیا تیغ و خنجر لے کے آئی تھی
زمانہ یوں ہی اپنے محسنوں کو تنگ کرتا ہے
وہ درسِ صلح دیتے ہیں، یہ اُس سے جنگ کرتا ہے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔